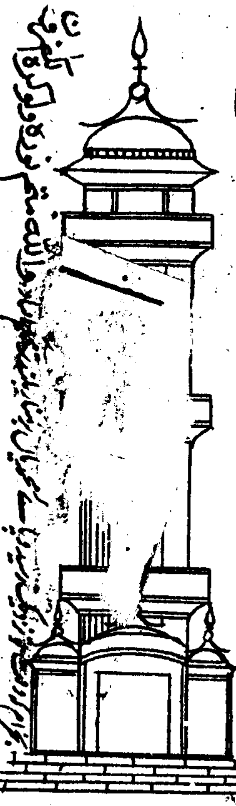


إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

الحکم

دوا ہی شفا بینی غرض دار الامان بینی	چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیاں بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

سالانہ
عوام سے صہ
خواص و معاونین سے عہ
ہندوستان سے باہر کے ... والوں سے ۱۲
اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۱۲

نمبر ۴۰ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۳ شوال ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۱

واقعاتِ حقہ کا انکار ٹھیک نہیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

اسی لیے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَکُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ ج ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ یعنی تم لوگ اللہ تعالےٰ کی ہستی کا انکار کرہی کس طرح سکتے ہو جبکہ تم پر موت طاری تھی پھر اس کے بعد تم کو زندگی عطا کیگئی تھی۔ اور اس کے بعد پھر ایک اور زمانہ آئیگا جبکہ تم پر موت وارد ہو جائے گی اور اس کے بعد پھر تم لوگوں کو زندگی عطا کیجا دیگی۔ اس آیت سے صاف طور پر دو ایسے زمانوں کا پتہ لگتا ہے جس میں اللہ کریم نے صحابہ رضؓ کی روحانی زندگی کو اپنی ہستی کا ایک زندہ ثبوت گردانا ہے۔ میرے خیال میں جن صاحبان کا یہ عقیدہ ہے کہ "انسان کی نطفہ کے وقت یا اس سے پہلے جو حالت ہوتی ہے۔ وہ ایک موت ہی ہوتی ہے۔ آخر خدا تعالےٰ اپنی حکمت کاملہ سے ہستی کا جامہ پہناتا ہے اور عدم سے وجود میں لاتا ہے اور یہی وہ زندگی ہے جس کا بیان آیت کُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ میں پایا جاتا ہے اور آیت ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ سے مراد وہ موت اور حیات ہے کہ جب انسان اس دنیا فانی سے کوچ کر جاتا ہے اور خاک میں خاک اور روح میں روح ملجاتی ہے۔ تب قیامت کو دوبارہ خدا تعالیٰ از سر نو زندگی بخشنے گا۔" وہ ایک حد تک راستی پر ہیں اور ان معنوں سے مجھے انکار نہیں میں مانتا ہوں کہ موت اور حیات دو ایسے وسیع المعانی لفظ ہیں۔ جن کے بیسیوں معنی ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ معنے میرے جیسے کم فہم آدمی کو آیت مطہرہ کے منشا کے مطابق معلوم نہیں ہوتے۔ اس لئے کمال سادگی اور آزادگی خیالات کی وجہ سے اتنا کہنے کو جی چاہتا ہے کہ اس طرح کی موت اور حیات مراد لینے سے ثبوت ہستی باریتعالیٰ پر کوئی کامل اکمل دلیل پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اسطرح سے دوسرے درجہ پر یعنے ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ میں جو موت اور حیات ہے۔ وہ تو ابھی برائے نام اور صرف وعدہ ہی وعدہ ہے خدا ہی جانے کہ کب قیامت ہوگی اور کب یہ واقع ظہور میں آئے گا اور قیامت کے منکر کا تو پھر خدا ہی حافظ۔ باقی رہی پہلی دلیل۔ اس پر بھی یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ لوگوں کا اس بات پر بکلی اتفاق نہیں کہ ہماری روح ہماری پیدائش سے پہلے موجود تھی یا نہیں۔ گو ہمیں تو خبر ہی تب ہوئی جب سانس لینے لگے بلکہ اس سے بھی کئی برس بعد۔ اور پھر ہم لوگوں کو جو زندگی عطا بھی کیگئی۔ تو وہ بھی والدین کے ذریعہ سے خدا کی تو ہمیں خبر بھی نہیں۔ کہ کب زندہ کیا اور کس وقت اپنی ہستی کا ثبوت ہمیں دیا؟ اور پھر کروڑہا حیوانات بھی اسی طرح بلکہ اس سے بھی عجیب وغریب حالتوں میں تبدیل ہوکر پیدا ہوتے ہیں۔ ہماری کوئی خصوصیت نہیں اور پھر اور بھی وہم وگمان سے بڑھکر حیرت انگیز ترقیات نباتات کی پیدائش میں دیکھنے میں آتی ہیں۔ مگر اس سے یہ بات کہاں سے گلے کا ہار بن گئی۔ جو ہم ایک خدا ہی ضرور مان لیں اور اس کے ماننے بغیر ہمارا چھٹکارا نہیں ہوتا۔ اور ساتھ ہی ان معنوں پر یہ شک بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ جیسے والدین کے ذریعہ سے پیدا کرکے اس وقت خدا تعالیٰ نے دھینگا دھانگی سے اپنی ہستی منوانی چاہی ہے۔ ویسے ہی دوبارہ پیدا کرتے وقت بھی اللہ تعالیٰ والدین سے ہی سلسلہ حیات

شروع کریگا - بغیر اس کے محال - اور اگر آپ کہیں کہ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو گا تو مہربانی کر کے کوئی نظیر پیش کریں تا کہ اس پر ہی قیاس کر لیا جاوے - اور پھر ان معنوں پر شاید کسی کو یہ خیال بھی پیدا ہو جاوے - کہ جیسے دوسری موت یعنے ثم یمیتکم سے پہلے ایک حیات فاحیاکم یقینی طور پر موجود ہے ویسے ہی پہلی موت یعنے کنتم امواتاً سے پہلے بھی ایک حیات ضرور ہوگی جس سے کچھ بو تناسخ کی بھی آتی ہے - ایسے ہی ان معنوں پر اور بھی کئی اعتراض پیدا ہو سکتے ہیں جن کا بیان کرنا موجب طوالت ہوگا - غرض جس طور پر ہمارے نام کے رہبر اور لیڈر اس آیت کو ثبوت ہستی باریتعالیٰ میں پیش کرتے ہیں - اس طرح سے تو آیت الٹی وبالِ جان ہو جاتی ہے اور خدا تعالےٰ کے منکر کو عجیب در عجیب پھندوں میں پھنساتی ہے -

میرے اپنے خیال میں قرآن مجید ایک روحانی کلام ہے اور روحانی مخلوق کے ذریعہ سے ایک روحانی شخص صلعم کے منہ سے نکلی ہے - اس لئے ہم کو لغت اور دوسرے پیچ در پیچ جالوں میں پھنسانے کی حاجت نہیں - اور نہ ہی ایسی سر دردیوں سے کوئی روحانی فائدہ پہنچا کرتا ہے -

معزز ناظرین بات تو بالکل صاف ہے کہ اللہ کریم اس ضلالت اور گمراہی کی موت کو یاد دلاتا ہے - جو ان لوگوں پر آنحضرت صلعم کے دعوئے نبوت سے پہلے طاری تھی جیسے موتھا ۱/۱۴ و ۲۱/۵ ۹۶ ۸ و ۲۷/۱۸ ضلال مبین ۲۸/۱۱ اور قست قلوبھم ۲۷/۱۸ وغیرہ آیات سے اظہر من الشمس ہے - اور پھر اس زندگی کو اپنی ہستی کے لئے بطور ایک زندہ گواہ کے پیش کرتا ہے جو قبل از وقت خدائی وعدوں کے مطابق ظہور میں آئی تھی - جیسا کہ یحی الارض ۲۷/۱۸ لما یحییکم ۹/۱۷ اور وایدھم بروح منہ ۲۸/۴ اور اسی قسم کی دوسری آیات سے معلوم ہوتا ہے - ہاں ایک شبہ ان معنوں پر بھی پیدا ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ پہلی موت اور حیات میں تو ہم نے مان لیا کہ روحانی موت اور روحانی حیات مراد ہے - اور آیت لما یحییکم ۹/۱۷ اس بات کی تائید بھی کرتی ہے - لیکن چونکہ محمد رسول اللہ وفات پا چکے ہیں اور نہ ہی ان کے بعد کوئی نیا یا پرانا رسول آ سکتا ہے - کیونکہ وہ خاتم النبین ہیں - اس لئے دوسری موت اور حیات کے یہ معنے ہرگز نہیں ہو سکتے - مگر میرے نزدیک یہ شبہ بہت جلدی دور ہو سکتا ہے اور عقلمندوں کے لئے ایک لاجواب جواب دیا جا سکتا ہے - بشرطیکہ حق کی پیاس بھی ہو - اور میرے خیال میں جو جواب میں اپنی ناقص سمجھ کے مطابق ذیل میں درج کروں گا وہ بذات خود ایک ایسا جواب ہے جو خدا تعالےٰ کی ہستی کا ایک زندہ ثبوت ہے -

ناظرین اخبار! قرآن کریم کو بنظر غور پڑھنے سے محمد رسول اللہ صلعم کی دو بعثتیں ثابت ہوتی ہیں - لیکن چونکہ وہ جسمانی طور پر وفات پا چکے ہیں اسلئے دوسری دفعہ بھی محمد رسول اللہ صلعم ہی مبعوث ہوں گے لیکن بروزی اور ظلی طور پر جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے -

بعثت اول - ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ ۲۸/۱۱ یعنے وہی عزیز اور حکیم اللہ ہے جس نے امیوں کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول مبعوث کیا - جو اللہ کی آیات کی ان پر تلاوت کرتا ہے - اور ان لوگوں کا تزکیہ کرتا ہے - اور انکو الٰہی کتاب اور الٰہی حکمت کی باتیں سکھاتا اور سمجھاتا ہے اور پھر فرمایا -

(بعثت دویم) واخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم ۲۸/۱۱ - اور انہیں صحابہ میں سے ایک گروہ صحابہ کا آخرین بھی ہوگا لیکن وہ لوگ ان لوگوں سے نہیں بلکہ بعد میں پیدا ہوں گے - اور یہی رسول آیات الٰہیہ کی تلاوت ان پر کرے گا - اور ان لوگوں کا تزکیہ کریگا اور الٰہی کتاب اور الٰہی حکمت کی باتیں انہیں سکھائیگا اور یہ کوئی مشکل کام نہیں بلکہ خدا سب پر غالب ہے اپنے اس کام کو اپنی حکمت سے سرانجام دے گا - اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔

مندرجہ بالا آیات کو بنظر غور دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم کی خدا تعالےٰ نے دو بعثتیں رکھی ہیں ایک جسمانی طور پر اور ایک ظلی اور بروزی طور پر - لیکن چونکہ آخری بعثت کے وقت جو لوگ مخالفت کریں گے ان کا نام قرآن کریم میں یہود رکھا گیا ہے جیسا کہ حملوا التوریٰت اور اس قسم کی دوسری آیات سے معلوم ہوتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اس وقت نصاریٰ کا عام غلبہ ہوگا اور عیسٰے پرستی کا بہت شور برپا ہوگا - اور نیز امن اور آزادی کا زمانہ ہوگا - اس لئے دوسری دفعہ آنحضرت صلعم بحیثیت حضرت عیسیٰ کے آئیں گے اور نہایت حلیمی فروتنی مسکینی اور انکساری سے اپنے جمالی نام احمدؐ کا ظہور فرمائیں گے ایسا ہی اس آخری زمانہ کے لئے قرآن کریم میں بہت سے اشارات بھی پائے جاتے ہیں - مثلاً نہروں کا کثرت سے کھودا جانا - رسالوں کتابوں اشتہاروں اور اخباروں کی عام طور پر اشاعت ہونا - چاند اور سورج کو ماہ رمضان میں گہن لگنا عیسٰے پرست لوگوں کا حکمران ہونا - میل ملاپ اور دیگر تعلقات کو قائم کرنے کے لئے بہت سے ذرائع اور اسباب کا پیدا ہو جانا - ایسی ایسی سواریوں کا نکلنا جن سے اونٹوں کی وقعت کم ہو جانا - مختلف مذاہب کے آپس میں بحث مباحثوں کا بہت شور برپا ہو جانا - طاعون کا کثرت سے پھیلنا - زلزلوں کا بار بار زور سے آنا وغیرہ وغیرہ بہت سے نشانات ہیں جن کو تفصیل سے بیان کرنے کی یہاں ضرورت نہیں - بلکہ میں اپنے اصلی مقصود کی طرف توجہ کر کے لکھتا ہوں کہ جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ آنحضرت صلعم کی دو بعثتیں ہیں تو اس سے ایک حل آیت کا بنا پڑے گا کہ آیت وکنتم امواتاً فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم میں انہیں دو زمانوں کیطرف اشارہ ہے جن میں اللہ کریم محمد رسول اللہ صلعم کے ذریعہ سے لوگوں کو روحانی طور پر زندہ کرے گا - اور اپنی ہستی پر ایک لاجواب اور دنداں شکن دلیل قایم کریگا - گو یہ سچی بات ہے کہ نصف حصہ اس دلیل کا پہلی صدی میں ہی ظہور میں آ چکا تھا - اور آنحضرت صلعم کی پہلی بعثت میں ہی دنیا پرست لوگ ایک قادر اور توانا مالک الکل اور خالق الکل ہستی پر ایمان لے آئے تھے اور دنیا نے ایک انقلاب عظیم کا چہرہ دیکھا تھا لیکن حقیقی کمال اسی صورت میں ظہور میں آئے گا - جبکہ دونو پہلو ہر طرح سے پورے ہوں گے اور بعثت ثانی کا نورانی جلوہ نظر آئے گا - اور جیسے چاند جب چڑھتا ہے تو گو اسکی حالت ایک حد تک ظاہر کرتی ہے کہ ایک وقت یہ اپنے پورے کمال کو پہونچیگا - لیکن حقیقی کمال اس کا تبھی سمجھا جاتا ہے جب چودھویں تاریخ آ جاتی ہے - اور نورانی چاند پردوں کو چیرتا ہوا اپنا کامل چہرہ دکھاتا ہے - اسی طرح آنحضرت صلعم کے نور کے کامل جلوہ یعنے بعثت ثانی کے لئے چودھویں صدی مقرر ہے اور کل موعودہ آثار اولیاء اللہ کے الہامات اور اہل کشوف کے رؤیات اور کلام الٰہی کے استدلات سب کے سب چودھویں صدی کا پتہ بتاتے ہیں -

(باقی آیندہ)

اشارہ تھا اور علاوہ اس کے اور کئی الہام تھے جن میں بصراحت اس لڑکے کے مرنے کی خبر دی گئی تھی اور صرف یہی نہیں تھا کہ زبانی اپنی جماعت کو یہ پیشگوئیاں بتلائی گئی تھیں بلکہ یہ پیشگوئیاں اس واقعہ سے کئی سال پہلے اخبار بدر اور الحکم میں شائع کردی گئی تھیں جس کا خلاصہ مضمون یہی تھا کہ مبارک احمد قبل اس کے کہ حد بلوغ کی عمر کو پہنچے فوت ہو جائیگا اور باوجود اس کے کہ میرے کئی اور لڑکے تھے جو اس کے حقیقی بھائی تھے مگر میں نے خدا سے الہام پاکر صریح طور پر پیشگوئی میں شائع کیا تھا کہ قبل از بلوغ وفات پانیوالا مبارک احمد ہے اور صاف اور کھلے لفظوں میں لکھا تھا کہ مبارک احمد نابالغ ہونے کی حالت میں ہی فوت ہو جائیگا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ تو خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک عظیم الشان نشان تھا جو خدا نے کھلے کھلے طور پر خبر دے دی کہ مبارک احمد بلوغ کی عمر تک نہیں پہنچیگا اور خوردسالی میں ہی فوت ہو جائیگا اب کوئی ایماندار سوچے کہ کیا کسی اعتراض کی جگہ تھی بلکہ یہ موت تو پہلے ہی سے مقرر ہو چکی تھی اور اخباروں میں شائع ہو چکی تھی اسلئے یہ ایک بھاری نشان تھا کیونکہ ایسے عمیق غیب پر انسان کا علم محیط نہیں ہو سکتا مگر تعصب کا کیا علاج متعصب انسان اندھا ہو جاتا ہے اور اس وقت اسپر یہ شعر صادق آتا ہے

؎ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ۔ عیب نماید ہنرش در نظر ۔ لیکن خدا کی قدرت پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا ۔ انا نبشرک بغلام حلیم ۔ ینزل منزل المبارک ۔ یعنے ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اس لئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دی تا یہ سمجھا جاوے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے اور ایک الہام میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا ۔ انی اریحک ولا اجیحک واخرج منک قوما یعنی میں تجھے راحت دونگا اور میں تیری قطع نسل نہیں کرونگا اور ایک بھاری قوم تیری نسل سے پیدا کرونگا یہ خدا کا کلام ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا ۔ اگر اس زمانہ کے بعض لوگ لمبی عمر پائینگے تو وہ دیکھیں گے ۔ کہ آج جو خدا کیطرف سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور میں آئے گی ۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں وہ خدا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو اور پھر موسیٰ علیہ السلام کو اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو اور سب کے بعد ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جانی اور خونی دشمنوں سے بچایا وہ مجھ کو بھی بچائے گا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ دشمن اپنے کردار کی سزا پائینگے کیونکہ خدا شریر کو دوست نہیں رکھتا جو شخص تقویٰ سے کام نہیں لیتا اور بد زبانی میں حد سے بڑھ جاتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے مگر خدا متقی کے ساتھ ہوتا ہے یہ بھی جاننا چاہئے کہ معمولی سلسلہ موت کا ہر ایک بد اور نیک پر محیط ہے کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہیں اگر ہماری اولاد میں سے کوئی مرگیا یا آئندہ مرے تو دشمنوں کے لئے یہ خوشی کی بات نہیں کیونکہ یہ موت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے بلکہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ ہمارے گھر کے عزیزوں میں سے یا ہمارے بہت قریب متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب ہے سو ایسے واقعات دشمن کیلئے خوشی کی جگہ نہیں کیونکہ موت فوت سے کسی نبی کا خاندان مستثنیٰ نہیں ۔ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی لڑکے فوت ہو گئے یہانتک کہ خبیث فطرت کافر نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ابتر کہا مگر آخرکار خدا نے فتح اور نصرت کے تمام وعدے پورے کئے یہانتک کہ اُن عرب کے کافروں کا نام و نشان نہ رہا جو
آنحضرت کو معدوم کرنا چاہتے تھے اور جزیرہ عرب اسلام سے بھر گیا یہ سچ ہے کہ العاقبۃ للمتقین۔ سو خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کریگا جیسا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنوں کا منہ دیکھتے ہو پھر نہیں دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے
جاوینگے اور اُن کا نام و نشان نہیں رہیگا اس بارہ میں ان دنوں میں جو کچھ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ پیشگوئی اسجگہ لکھتا ہوں چاہیئے کہ میری جماعت اس کو یاد رکھیں
اور اس کو اپنے گھروں کے نظارہ گاہ جگہوں پر چسپاں کریں اور اپنی عورتوں اور لڑکوں کو اس سے اطلاع دیں اور جہانتک ممکن ہو نرمی اور آہستگی سے اپنے واقفکاروں کو
اس امر پر مطلع کریں۔ کیونکہ یہ دن آنیوالے ہیں اور خدا نے سب کچھ دیکھا ہے اور اب وہ ہم میں اور ہمارے ان مخالفوں میں جو تکفیر اور گالیوں سے باز نہیں آتے فیصلہ کریگا وہ حلیم ہے مگر
اُس کا غضب سب سے بڑھکر ہے اور وہ سزا دینے میں دھیما ہے مگر اس کا قہر بھی ایسا ہے کہ فرشتے بھی اُس سے کانپتے ہیں اور اس پیشگوئی میں ہمارے مخاطب صرف وہ لوگ
ہیں جنہوں نے حد سے زیادہ مجھے ستایا اور گالیاں دینے اور بدزبانی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے بلکہ بعض نے ان میں سے میرے قتل کے فتوے دئے کہ وہ سب لوگ چاہتے
ہیں کہ میں قتل کیا جاؤں اور زمین سے نابود کیا جاؤں اور میرا تمام سلسلہ پراگندہ اور نابود ہو جائے مگر خدا جو میرے دل کے حالات کو جانتا ہے وہ وہی فیصلہ کریگا جو اس کے علم کے موافق
ہے اس نے مجھے اپنے فیصلہ کی خبر دی ہے اور وہ یہ ہے۔ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ انک بمنزلۃ
الاسلام اسرتك واخترتك۔ ترجمہ۔ تو نے دیکھ لیا یعنی تو ضرور دیکھیگا کہ اصحاب الفیل یعنی وہ جو تجھ پر حملے والے تھے اور جو آئے دن تیرے پر حملہ کرتے ہیں ان کا
کیا حال ہوا۔ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابود کرنا چاہتے ہیں اُن کا انجام کیا ہوگا یعنی اُنکا انجام وہی ہوگا جو اصحاب الفیل کا ہوا۔ پھر فرمایا۔ وینصرك
رجال نوحی الیھم من السماء یاتون من کل فج عمیق یعنی تیری مدد وہ لوگ کرینگے جن کے دلوں میں ہم الہام کرینگے وہ دور دراز جگہوں سے تیرے پاس آئینگے
اور استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت یاتون من کل فج عمیق خانہ کعبہ کے حق میں ہے اور پھر فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی
ہے اور اس چکی میں جو پڑیگا وہ آخر کو پیسا جائیگا یعنی تجھ سے لڑنیوالے اور تیرے پر حملہ کرنیوالے سلامت نہیں رہینگے اور پھر فرمایا کہ تیرے مخالفوں کا اخزاء اور افناء تیرے ہی ہاتھ سے
مقدر تھا یعنی جو لوگ تجھے رسوا اور ہلاک کرنا چاہتے ہیں وہ آپ ہی رسوا اور ہلاک ہونگے اور پھر فرمایا۔ انی انا ربک الرحمن۔ ذو العزّۃ والسلطان من عاد اولیائی فکانما
خر من السماء۔ انی موجود فانتظر۔ سینالھم غضب من ربھم وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ قد افلح من زکّھا وقد خاب من دسّھا
انی امرت لکم فافعلوا ما تؤمرون۔ الیوم یوم البرکات یا عبد اللہ انی معک والضحی واللیل اذا سجی ما ودعک ربک وما قلی یعنی میں
ہی ہوں صاحب عزت اور سلطنت جو شخص میرے دوستوں سے دشمنی کرے گویا وہ آسمان سے گر گیا میں موجود ہوں پس میرے فیصلہ کا منتظر رہ جو لوگ عداوت سے باز نہیں آتے عنقریب اُن پر
غضب بھی نازل ہوگا ہم عذاب نازل نہیں کرتے مگر اسی حالت میں کہ جب پہلے رسول آجاوے یعنی دنیا پر عذاب شدید نازل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول آگیا ہے اور پھر فرمایا کہ عذاب سے
وہ نجات پائینگے جنہوں نے دلوں کو پاک کیا اور وہ لوگ سزا پائینگے جنہوں نے اپنے نفسوں کو گندہ کیا اور پھر فرمایا میں تیری نسل کو جڑ سے معدوم نہیں کرونگا بلکہ جو کچھ کھویا گیا وہ تجھے خدا ای کریم
دیگا ان کو کہدے کہ میں تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہوں پس وہی کرو جو میں حکم کرتا ہوں یہ برکت کے دن ہیں ان کا قدر کرو۔ اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں مجھے
روشن دن کی قسم ہے اور اس رات کی جو تاریک ہو جو تیرے رب نے تجھے دشمن نہیں پکڑا اور پھر اردو میں فرمایا کہ ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں اور تیرے منشاء کے

مطابق۔ اور پھر فرمایا۔ لکم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا **خیر و نصرت و فتح انشاء اللہ تعالیٰ** وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک۔ انی معک ذکرتک فاذکرنی وسع مکانک حان ان تعان وترفع بین الناس

انی معک یا ابراھیم انی معک و مع اھلک انک معی و اھلک انی انا الرحمان فانتظر قل یاخذک اللہ یعنی تمہارے لئے دنیا اور آخرت میں بشارت ہے تیرا انجام نیک ہے خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ ہے ہم تیرا بوجھ اتار دیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کو اونچا کر دینگے میں تیرے ساتھ ہوں میں نے تجھے یاد کیا ہے سو تو مجھے بھی یاد کر اور اپنے مکان کو وسیع کر دو وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جاویگا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائیگا میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم اور ایسا ہی تیرے اہل کے ساتھ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل میں رحمان ہوں میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہدے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا اور پھر آخر میں اردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا یعنے دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کر دونگا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائیگا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب فیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا خدا ایک قہری تجلی کریگا اور وہ جو جھوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے انکی ذلت اور تباہی ظاہر کریگا مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دیگا اور میرا نام عزت کے ساتھ دنیا کے ہر ایک کنارہ میں پھیلا دیگا سو چاہیئے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیشگوئی کے منتظر رہیں اور تقویٰ و طہارت سے پاک نمونہ دکھاویں۔

اس پیشگوئی کیساتھ یہ پیشگوئی بھی ہے کہ ایک سخت طاعون اس ملک میں اور دوسرے ممالک میں بھی آنیوالی ہے جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی وہ لوگوں کو دیوانہ کی طرح کر دیگی معلوم نہیں کہ اس سال یا آئندہ سال میں ظاہر ہوگی مگر خدا مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میں تجھے اور تمام ان لوگوں کو جو تیری چار دیواری کے اندر ہیں بچاؤنگا۔ گویا اس دن یہ گھر نوح کی کشتی ہوگا جو شخص اس گھر میں داخل ہو جائیگا وہ بچایا جائیگا اور خدا نے فرمایا میں روزہ بھی کھولونگا اور افطار بھی کرونگا اور اس گھڑی تک جسکو بجز خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ میرا عذاب دنیا کے شامل حال رہیگا اور طاعون دور نہیں ہوگی اور کبھی دور نہیں ہوگی جبتک کہ لوگ اپنی اصلاح کر کے نیکی اور خدا کی طرف رجوع نہ کریں خدا چاہتا ہے کہ زمین گناہ سے پاک ہو جائے سو اس نے ایکطرف اس طاعون اور کئی اور عذاب بھیجے اور دوسری طرف اپنے راہ کی منادی کرنیوالا بھیجا۔ تا زمین کو گناہ سے پاک کرے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار

مرزا غلام احمد۔ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء

ہماری جماعت کو لازم ہے کہ اس پیشگوئی کو خوب شائع کریں اور اپنی طرف سے چھاپ کر مشتہر کریں اور یاد داشت کیلئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظرگاہ میں چسپاں کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

تبصرہ

مجھے اِس تحریر کے لئے اس بات نے مجبور کیا ہے کہ میں مامور ہوں کہ امر معروف اور نہی منکر کروں اور سننے والوں کو ان امور پر قائم کروں جن سے ان کا ایمان قوی اور معرفت زیادہ ہو اور صراط مستقیم پر قایم ہو جاویں واضح ہو کہ میںنے اس ہفتہ کے اخبار عام میں اس کے پہلے کالم میں ہی پڑہا ہے کہ بعض کوتہ اندیش لوگوں نے میرے فرزند مبارک احمد کی وفات پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے بلکہ دوسرے بعض اخباروں میں بہی بڑے زور سے اس واقعہ کو ظاہر کر کے یہ رنگ اُسپر چڑہایا ہے کہ گویا انہیں سے کسیکا مباہلہ میں فتحیاب ہونا اس سے ثابت ہوتا ہے تاہم اسجگہ زیادہ لکھنا نہیں چاہئے کیونکہ جہوٹ کی سزا دینے کے لئے خداتعالیٰ کافی ہے واضح ہو کہ میںنے کسی سے ایسا مباہلہ نہیں کیا جس سے کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اسطرح پر معیار صدق وکذب بنایا جاوے کہ اگر اُس فریق کا لڑکا مر گیا تو وہ جہوٹا ٹھہرے گا بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص نابود ہو جس کے گناہ ہی جس نے خدا پر افترا کیا ہے یا صادق کو کاذب ٹہیراتا ہے ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو کر خود مباہلہ سے حصہ لے اور افترا کے حامی یا تکذیب کے حامی ہو جاویں جیسا کہ قرآن شریف سے سمجہا جاتا ہے تب وہ کاذب ہونے کی حالت میں عذاب میں بہی شریک ہوں گے جیسا کہ وہ مقابلہ میں شریک ہو گئے ورنہ بموجب حکم آیت لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى خدا ایک کے گناہ کے لئے دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا میرا لڑکا مبارک احمدؐ نابالغ تہا اور ابہی نو برس کی عمر کو نہیں پہونچا تہا۔ جب وہ فوت ہو گیا اور خدا نے اُسکی وفات سے کئی برس پہلے دو مرتبہ اسکی نسبت خبر دی تہی کہ ابہی وہ بالغ نہیں ہو گا جو فوت ہو جائیگا اور یہ بہی فرمایا تہا کہ دشمن اُس دن خوش ہو گا اور اپنا وار کریگا مگر ساتہ ہی دشمن کی بد انجامی بہی خبر دی تہی کہ آخرکار وہ غضب الٰہی کے نیچے آئے گا اور میری نسبت یہ بہی فرمایا تہا کہ وہ دن تلخ زندگی کے ہوں گے اور ساتہ اُس کی میرے دلکی حالت کو ان الفاظ سے ظاہر کیا تہا۔ کہ اِنِّی مَعَ اللّٰهِ فِی کُلِّ حَالٍ یعنے میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتہ ہوں اور جو اسکی رضا ہے وہی میری رضا ہے اور یہ بہی میرے گہر کے لوگوں کو خدا نے مخاطب کر کے مجہے یہ الہام کیا تہا کہ ہے تو بہاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر اور یہ بہی اُسکی نسبت الہام تہا کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا۔ یعنی اے اہل بیت خدا تمہیں ایک امتحان کے ذریعہ سے پاک کرنا چاہتا ہے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔ اس الہام میں بہی اسی مصیبت کیطرف

266

خدا کی تازہ وحی

۶ اور ۷ نومبر کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا۔ ساھب لك غلاماً زکیا۔ رب ھب لی ذریۃ طیبۃ۔ انا نبشرك بغلام اسمہ یحییٰ۔ الم تر کیف فعل ربك باصحٰب الفیل۔ اخذھم اللہ یبقی وحدہٗ لا شریك معہ۔ قل جاء الحق وزھق الباطل۔ موت قریب ان اللہ یحمل کل حمل۔ من خدمك خدم الناس کلھم۔ ومن آذاك اذی الناس جمیعا۔ **آمدن عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہو کرو یا نہ کرو۔** ترجمہ۔ میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جسکا نام یحییٰ ہے (معلوم ہوتا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا) تو دیکھیگا کہ تیرا رب ان مخالفوں سے کیا کریگا جو تیرے معدوم کرنے کیلئے حملے کرتے ہیں۔ خدا انکو پکڑیگا اور یہ خدا کا بندہ اکیلا رہیگا اسکے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا حق آگیا اور باطل بھاگ گیا یعنے باطل بھاگ جائیگا۔ ایک شخص کی موت قریب ہے خدا ہر ایک بوجھ کو آپ اٹھائیگا اس کے معنے اب تک معلوم نہیں ہوئے۔ آیندہ خدا قادر ہے کہ تفصیل ظاہر کر دے) جو شخص تیری خدمت کرتا ہے اس نے ایسا کام کیا کہ گویا سارے جہان کی خدمت کی اور جو شخص تجھے دکھ دیتا ہے اس نے ایسا کام کیا کہ گویا ساری دنیا کو دکھ دیا۔ اس کے بعد ایک اور الہام ہے جس کے ظاہر کی اجازت نہیں شائد بعد میں اجازت ہو جائے اس کا پہلا فقرہ یہ ہے۔ **"دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں"۔** ۱۰ نومبر ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ کو الہام ہوا۔ **ایک وبا پڑیگی** یہ معلوم نہیں کس قسم کی وبا ہوگی۔

دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت اقدس علیہ السلام کی صحت خدا کے فضل و کرم سے قوم کیلئے راحت افزا ہے۔ آپ ہر روز صبح کے وقت سیر کو تشریف لے جاتے ہیں

(۲) حکیم الامۃ کا درس قرآن کریم حسب معمول بڑی مسجد میں ہوتا ہے۔

(۳) حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب بھی بخیریت تمام اپنے دینی کام میں مصروف ہیں

(۴) ناظرین کو عید مبارک ہو۔ دار الامان میں عید جمعہ کے دن ہوگی حضرت حکیم الامۃ نے خطبہ عید پڑھا جو آیندہ اشاعت میں طبع ہو سکے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مبارک باد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مہربانی فرما کر مفصلہ ذیل خبر اپنے اخبار گوہر بار میں شائع فرما کر ممنون فرماویں خدا کے فضل و کرم سے بتاریخ ۷ نومبر ۱۹۰۶ء بوقت ۸ بجے صبح بروز چہارشنبہ مطابق ۲۹ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ اس عاجز کی چھوٹی بیوی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے جسکا نام حضرت مسیح موعود نے صلاح اللہ بن کہا ہے فالحمد للہ علی ذلک۔ خلیفہ رشید الدین ایل۔ ایم۔ ایس سول اسسٹنٹ سرجن اضلاع متحدہ۔ ہم جناب ڈاکٹر صاحب کو صدق دل سے مبارکباد دیتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو سلسلہ عالیہ کا سچا خادم اور دنیا کے لئے نافع الناس وجود ثابت کرے۔ آمین ثم آمین۔ ایڈیٹر۔

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

ایک شخص نے دریافت کیا کہ مُردے کو کھانے کا ثواب پہنچتا ہے یا نہیں۔ اور ساتھ ہی مختلف اشیاء کے نام لے کر تفصیل وار پوچھنا شروع کر دیا۔ کہ ان کا ثواب بھی پہنچتا ہے یا نہیں حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ طعام کا ثواب پہنچتا ہے بشرطیکہ حلال کا

مُردہ کو طعام کا ثواب پہنچتا ہے

طعام ہو قرآن شریف جس طرز سے حلقہ باندھکر پڑھتے ہیں۔ یہ تو سنت سے ثابت نہیں۔ مُلاں لوگوں نے اپنی آمدن کے لئے یہ رسمیں جاری کر دی ہیں۔ ہاں اگر خدا چاہے تو مُردہ کے حق میں دعا بھی قبول ہو جاتی ہے لیکن یاد رکھو کہ اپنے ہاتھ سے ایک پیسہ دینا بھی بہتر ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ کوئی دوسرا آدمی اس کے عوض میں بہت سا مال خرچ کرے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر قادر ہے وہ نیتوں کو جانتا ہے اور وہی ثواب پہنچانے والا ہے جب یہ بات ثابت ہے کہ مُردوں کو بھی ثواب مل جاتا ہے تو پھر تفصیلوں کی کیا ضرورت

اُس عالم کی تفصیل نہیں ہو سکتی

ہے۔ ایک صحابی کا بیٹا دعا مانگا کرتا تھا کہ یا اللہ مجھے بہشت بھی دے اور انار اور انگور بھی دے صحابی نے کہا کہ جب بہشت مل گیا تو انار انگور سب چیزیں اسی میں آ گئیں۔ اس کی تفصیلوں کی ضرورت کیا ہے۔ اس عالم کی تفصیلیں ہو نہیں سکتیں۔ وہ تو ایک پوشیدہ اور مخفی عالم ہے۔

فرمایا۔ آج کل دُنیا کی عجیب حالت ہو رہی ہے تم لوگ اچھی طرح سے نظر ڈال کر دیکھ لو۔ شہروں اور بازاروں میں جا کر دیکھ لو۔ لاکھوں اور کروڑوں آدمی ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر محض دُنیا کی خاطر مارے مارے پھرتے ہیں

دُنیا کی حالت

ایسے آدمی تھوڑے نکلینگے جو دین کی غرض سے پھرتے ہوں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے تو یہی دعا سکھلائی تھی۔ کہ صراط الذین انعمت علیہم کہ یا الٰہی وہ راہ دکھا اور اُسی راہ پر چلنے کی توفیق دے جس پر چلنے سے منعم علیہ گروہ میں شامل ہو جاویں

زندگی کی اصل غرض

اصلی مقصد انسان کا تو دین ہونا چاہئیے۔ اسی واسطے میں کہتا ہوں کہ جو لوگ یہاں دین کی خاطر آتے ہیں۔ اُن کو کچھ دن ضرور ٹھہرنا چاہئیے شاید کوئی مفید کلمہ اُن کے کانوں میں پڑ جاوے۔ بعض لوگوں کی کوشش اور تدبیریں محض دُنیا کمانے کی خاطر ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ بڑی بڑی پنشنیں پا لیتے ہیں لیکن

دُنیا کی غرض ختم ہونے میں نہیں آتی

پھر بھی بس نہیں کرتے اندر ہی اندر اس جستجو میں لگے رہتے ہیں کہ اب کوئی خطاب ہی مل جاوے لیکن جونہی یہ بال مطاع چھوٹتا نظر آتا ہے اور موت سر پر آ جاتی ہے تب ہاتھ ملتے

دُنیا کی محبت کا آخری نتیجہ دُکھ ہے

ہیں کہ او ہو یہی دُنیا تھی جس کے لئے ہم مارے مارے پھرتے تھے اور ہر وقت اسی کے فکر اور غم میں مُبتلا رہتے تھے۔ اور اُس وقت سخت دُکھ اور پریشانی ہوتی ہے۔ اور اسی میں جان نکل جاتی ہے

فرمایا۔ جب ایک چیز کی کثرت ہو جاوے تو پھر اس کی قدر نہیں رہتی۔ پانی اور اناج جیسی کوئی چیز نہیں۔ اور یہ سب چیزیں آگ ہوا مٹی پانی ہمارے لئے نہایت ہی

ایک چیز جب کثرت سے مل جاوے تو پھر انسان غلطی سے اُس کی بے قدری کرتا ہے

ضروری ہیں۔ مگر کثرت کی وجہ سے انسان ان کی قدر نہیں کرتا لیکن اگر جنگل میں ہو اور کروڑہا روپیہ بھی پاس ہو مگر پانی نہ ہو تو اس وقت کروڑہا روپیہ بھی ایک گھونٹ کے بدلے دینے کو تیار ہوتا ہے۔ اور

دُنیا کچھ چیز نہیں اللہ بڑی چیز ہے

آخر بڑی حسرت سے مرتا ہے دُنیا کی دولت چیز ہی کیا ہے جس کے لئے انسان مارا مارا پھرتا ہے۔ ذرا سی بیماری آجاوے۔ پانی کی طرح روپیہ بہایا جاتا ہے مگر سکھ ایک منٹ کے لئے بھی نہیں آتا۔ جب یہ حال ہے تو انسان کی یہ کس قدر غفلت ہے کہ اُس حقیقی کارساز کی طرف توجہ نہ کرے جس کا بنایا ہوا یہ سب کارخانہ ہے اور اُس کا ذرہ ذرہ جس کے تصرف اور اختیار میں ہے۔

فرمایا۔ لوگ تلاش کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقت ملے۔ لیکن یہ بات جلد بازی سے

جلد بازی اچھی نہیں

سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ جب انسان کی روح پگھل کر آستانۂ الوہیت پر گرتی ہے۔ اور اسی کو اپنا اصلی مقصود خیال کرتی ہے۔ تب اس کے لئے حقیقت کا دروازہ بھی کھولا جاتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ خدا کے فضل پر موقوف ہے اور صحبت صادقین سے یہ باتیں حاصل ہوا کرتی ہیں۔

فرمایا۔ لوگ دُنیا کا حساب و کتاب کس قدر محنت سے یاد رکھتے ہیں۔

عمر کا حساب رکھو

لیکن عمر کا حساب نہیں رکھتے۔ اور خیال بھی نہیں کرتے کہ اب عمر کا کس قدر حصہ باقی رہ گیا ہے اور اس کا اعتبار کیا ہے۔

فرمایا۔ دُنیادار دُنیا کے ہم و غم میں ایسا غرق ہوتا ہے کہ انجام کا اُسے بھولے سے بھی خیال نہیں گذرتا۔ اور جس طرح ایک خارش والا بس نہیں کرتا۔ جب تک کہ

دُنیادار کی حالت کا مختصر نقشہ

خون نہ نکل آوے۔ اسی طرح وہ بھی سیر نہیں ہوتا۔ اور کتے کی طرح اپنا خون آپ پیتا ہے اور جانتا نہیں کہ دُنیا کی زندگی چیز ہی کیا ہے۔ اسی واسطے اللہ کریم نے مسلمانوں کو غیر المغضوب علیہم ولا الضالین والی دعا سکھائی ہے۔ کہ جو لوگ اسی دُنیا کے کیڑے ہوتے ہیں اور اسی دُنیا کی خاطر رسولوں اور نبیوں کا انکار کر دیتے ہیں۔ اور پھر اسی دُنیا میں ہی ان پر عذاب نازل ہوتا ہے ان میں شامل ہونے سے بچا۔ یہ بڑے خطرہ کا مقام ہے۔ دیکھو اب تو مرنے کے لئے نئے نئے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ بہت سی ایسی بیماریں نکل آئی ہیں۔ جو بالکل نئی ہیں۔ اور پھر طاعون کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے۔ گھر

عبرت حاصل کرو

کے گھر خالی ہو گئے ہیں۔ اور دُنیا میں ایک تباہی آ گئی ہے۔

بوقت ظہر۔ ۲۲۔ اکتوبر

فرمایا۔ ہماری جماعت میں کوئی بیس ۲۰ پچیس بلکہ تیس ۳۰ کے قریب ایسے آدمی

الہام اور جنون

ہوں گے جو الہام کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ مجھے اُن کے جنون کا ہی اندیشہ رہتا ہے۔ انسان کو چاہئیے کہ اپنی حالت کا مطالعہ کرے اور اپنے اس معاملہ کو دیکھے جو وہ خدا کے ساتھ رکھتا ہے اور حدیث النفس کا خیال نہ رکھے۔ ایسے لوگوں کے خط جب مجھے آتے ہیں تو بجائے اس کے کہ میں خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں ان کو جنون نہ ہو جاوے۔ جب وہ خط میں پڑھتا ہوں تو بدن کانپ جاتا ہے اللہ کریم

کاہن اور مجنون کی کیوں تردید کی

نے کاہنوں اور مجنونوں کی جو تردید کی ہے تو اسی واسطے کہ آخر ان کو بھی بعض باتیں معلوم ہو جایا کرتی ہیں۔ انسان کو چاہئیے کہ اپنے تعلق کو خدا سے پاک کرے۔ زانی فاسق فاجر تو ابھی توبہ کر سکتے ہیں۔ مگر ایسے لوگ کبھی توبہ نہیں کرتے کیونکہ وہ اپنے آپ کو کچھ سمجھتے ہیں۔ اور ایسی باتوں سے اکثر پاگل ہو جاتے ہیں۔

فرمایا۔ موقعہ کے مناسب حال بعض اوقات الزامی جواب دینے پڑتے ہیں۔

الزامی جواب دینے کی وجہ

جب دل بہت دُکھایا جاتا ہے تو عیسائیوں کو متنبہ کرنے کے لئے کہ اگر جواب انہیں باتوں کو کہا جاتا ہے تو

ایسا جواب ہم بھی دے سکتے ہیں۔ انھیں کی کتابوں سے وہ باتیں پیش کی جاتی ہیں اور ایسے جواب قرآن مجید میں بھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ وہ جواب صرف پادریوں کو متنبہ کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ ورنہ حضرت عیسیٰؑ کو ہم خدا کا رسول اور خدا کا مقبول اور برگزیدہ سمجھتے ہیں۔

۲۳۔ اکتوبر بوقت سیر

• ایک شخص نے سوال کیا کہ آں حضرت صلعم پر کافروں نے جو جادو کیا تھا۔ اُس کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے۔

جادو شیطان کی طرف سے ہے

حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ جادو بھی شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ رسولوں اور نبیوں کی یہ شان نہیں ہوتی کہ ان پر جادو کا کچھ اثر ہو سکے۔ بلکہ ان کو دیکھکر جادو بھاگ جاتا ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لایفلح الساحر حیث اتی ۱۶/۱۲۔ دیکھو حضرت موسیٰؑ کے مقابل پر جادو تھا۔ آخر موسیٰ غالب ہوا کہ نہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ آں حضرت صلعم کے مقابلہ پر جادو غالب آ گیا۔ ہم اس کو کبھی نہیں مان سکتے۔

آنکھ بند کرکے بخاری اور مسلم نہ مانو

آنکھ بند کرکے بخاری اور مسلم کو ماننے جانا یہ ہمارے مسلک کے برخلاف ہے۔ یہ تو عقل بھی تسلیم نہیں کر سکتی کہ ایسے عالی شان نبی پر جادو اثر کر گیا ہو۔ ایسی ایسی باتیں کہ اس جادو کی تاثیر سے (معاذ اللہ) آں حضرت صلعم کا حافظہ جاتا رہا یہ ہو گیا اور وہ ہو گیا کسی صورت میں صحیح نہیں ہو سکتیں۔ معلوم ہوتا ہے کسی خبیث آدمی نے اپنی طرف سے ایسی باتیں ملا

خبیثوں کی کرتوت

دی ہیں۔ گو ہم نظر تہذیب سے احادیث کو دیکھتے ہیں لیکن جو حدیث قرآن کریم کے برخلاف آں حضرت صلعم کی عصمت کے برخلاف ہو اس کو ہم کب مان سکتے ہیں۔ اُس وقت احادیث کے جمع کرنے کا وقت تھا۔ گو انہوں نے سوچ سمجھکر احادیث کو درج کیا تھا مگر پوری احتیاط سے کام نہیں لے سکے۔ وہ جمع کرنے کا وقت تھا لیکن اب نظر اور غور کرنے کا وقت ہے۔

آثار نبی جمع کرنا کار ثواب ہے

آثار نبی جمع کرنا بڑے ثواب کا کام ہے لیکن یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جمع کرنے والے خوب غور سے کام نہیں لے سکتے۔ اب ہر ایک کا اختیار ہے کہ خوب غور اور فکر سے کام لے۔ جو ماننے والی ہو وہ مانے اور جو چھوڑنے والی ہو وہ چھوڑ دے۔ ایسی بات کہ آں حضرت صلعم پر (معاذ اللہ) جادو کا اثر ہو گیا تھا۔

ایمان کا خیال رکھو

اس سے تو ایمان اُٹھ جاتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے اذ یقول الظالمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا ۱۵/۵

ایسی ایسی باتیں کہنے والے تو ظالم ہیں نہ کہ مسلمان۔ یہ تو بے ایمانوں اور ظالموں کا قول ہے کہ آنحضرت صلعم پر (معاذ اللہ) سحر اور جادو کا اثر ہو گیا تھا اتنا نہیں سوچتے کہ جب (معاذ اللہ) آنحضرت کا یہ حال ہے تو پھر امت کا کیا ٹھکانا وہ تو پھر غرق ہو گئی۔ معلوم نہیں ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جس معصوم نبی صلعم کو تمام انبیاء مس شیطان سے پاک سمجھتے آئے ہیں۔ یہ اُن کی شان میں ایسے ایسے الفاظ بولتے ہیں۔

فرمایا۔ یہ بات ہمارے تو وہم و قیاس میں بھی نہ تھی۔ کہ خدا تعالیٰ نے پہلا نام مریم رکھا ہے اور پھر اس میں نفخ روح کرکے عیسیٰؑ پیدا کیا ہے۔

فرمایا۔ پہلے عیسیٰؑ کے وقت تو ابن حلال مریم میں شک تھا لیکن یہاں ابن مریم میں شک کیا گیا ہے۔

فرمایا۔ باوجود براہین احمدیہ کے ریویو لکھنے کے کسی نے اس پر جرح نہیں کی کہ کیوں مریم نام رکھا۔ اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ اسی کتاب میں یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک کا الہام بھی مندرج ہے مگر اس طرف کسی نے ذرا بھی توجہ نہ کی۔

آریوں کی مذہبی کانفرنس

ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج صاحب جو لاہور کی وچھو والی آریہ سماج کے سکرٹری ہیں ایک چٹھی اخبار الحکم میں چھاپنے کیلئے بھیجتے ہیں میں ان کی چٹھی کو چھاپ دینے میں کوئی ہرج نہیں سمجھتا لیکن میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ آریہ سماج وچھو والی اس قسم کے تماشوں سے کیا فایدہ اُٹھانا یا فایدہ پہنچانا چاہتی ہے ڈاکٹر صاحب کے اعلان سے مترشح ہوتا ہے کہ چند گھنٹے اس مقصد کے لئے نکالے جاویں گے کیونکہ ۲ دسمبر کی شام کو خاص جلسہ ہوگا۔ چند منٹوں میں کوئی شخص "الہامی کتاب" کے مضمون پر کس قدر گفتگو کر سکتا ہے یہ ظاہر امر ہے۔ اگر آریہ سماج وچھو والی کو مذہبی کانفرنس ہی کا شوق تھا تو اُس کے لئے کئی دن رکھے ہوتے تاکہ جو لوگ اس مضمون پر کچھ کہنا چاہتے وہ پورے اطمینان سے کہہ سکتے۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ اس جلسہ میں وہ لوگ بھی مدعو ہیں جو سرے سے خدا تعالیٰ کے منکر ہیں وہ کسی الہامی کتاب پر کیوں گفتگو کرنے لگے۔ غرض یہ اشتہار بجز ایک نمایشی ہستی کے اور کوئی پہلو نہیں رکھتا۔ اور نہ اس قسم کے جلسوں سے کوئی مفید نتیجہ نکل سکتا ہے۔ تاہم میں ڈاکٹر صاحب کی استدعا کے موافق اُن کی چٹھی کو ذیل میں درج کر دیتا ہوں اور وہ یہ ہے:۔

مہاشہ ور۔ اوم نمستے

کرپا کرکے مضمون ذیل کو اپنے قیمتی اخبار میں جگہ دیکر مشکور فرماویں

دھرم چرچا

آریہ سماج لاہور وچھو والی کے تیسویں سالانہ جلسہ کے موقع پر بتاریخ ۲ دسمبر ۱۹۰۶ء بروز سوموار بوقت شام دھرم چرچا کے لئے ایک خاص جلسہ کیا جاوے گا۔ جس میں سناتن دھرمی۔ مسلمان۔ عیسائی۔ سکھ۔ جینی۔ دیو سماجی۔ برہمو سماجی۔ اور ویدک دھرم اویمی ہر مذہب کے ودوان مہاشہ مفصلہ ذیل مضمون پر اپنے اپنے مذہبی عقاید کے بموجب مہذبانہ طور پر تقریر فرماویں گے۔ امید ہے۔ کہ مندرجہ بالا مذاہب کے عالم لوگ اس نادر موقع پر عوام الناس کو فایدہ پہنچانے سے دریغ نہیں فرماویں گے اس لئے جو جو بھائی دھرم چرچا میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ کرپا کرکے ۵ انومبر ۱۹۰۶ء تک اپنے ارادہ سے سکرٹری آریہ سماج کو اطلاع بخشیں۔ تاکہ مناسب انتظام کیا جاوے۔

مضمون

کوئی پستک (کتاب) ایشور وکت (الہامی) ہو سکتی ہے
اگر ہو سکتی ہے۔ تو کون سی

چرنجیو بھاردواج۔ ایف آر ایس وغیرہ
سکرٹری آریہ سماج وچھو والی۔ لاہور

انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت مختلف مقامات پر احمدی انجمنیں قائم ہوری ہیں اور تجربتاً بعض مقامات پر انجمنہائے ضلع ہی قائم کیگئی ہیں جیسا کہ کسی گذشتہ اشاعت میں آپ پڑھ چکے ہیں اسی بنا پر صدر انجمن کے ماتحت قادیان دارالامان میں انجمن احمدیہ قائم کیگئی ہے اور ضلع گورداسپور کے لیۓ وہی انجمن ضلع ہے بعض لوگ بیرونی مقامات سے انجمن احمدیہ قادیان کے قواعد مانگتے ہیں اور سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ نے مجھسے ان قواعد کی نقل ہی مانگی ہے مینے مناسب سمجھا ہے کہ عام اطلاع کے لئے ان قواعد کو یہاں چھاپ دوں تا اگر ان سے کوئی فائدہ بیرونی انجمنیں اٹھانا چاہیں تو اٹھا سکیں۔ مجھے یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ہر ایک انجمن کے قواعد اسکی مقامی ضرورتوں کے لحاظ سے ہونگے۔ البتہ عام قواعد سب کے یکساں ہیں اور وہ خود صدر انجمن احمدیہ کی مجلس ناظم نے تجویز کر دیۓ ہیں وہ قواعد جو قواعد مذکورہ کے قاعدہ ۱۱ کے ماتحت انجمن احمدیہ قادیاں نے اپنے لئے تجویز کئے ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) انجمن احمدیہ قادیاں ضلع گورداسپور کی تمام انجمنہائے احمدیہ کے لئے انجمن ضلع ہوگی۔ اور اس ضلع میں جہاں کوئی انجمن احمدیہ ہوگی وہ اس انجمن کی شاخ ہوگی۔

(۲) اس انجمن کے مقاصد اور کام حسب ذیل ہونگے۔

ا قادیاں میں رہنے والے افراد سلسلہ احمدیہ کی فہرست تیار رکھنا اور ان سے دینی ضروریات کے واسطے ماہوار اور وقتی ضرورتوں کے چندوں کا وصول کرنا۔

ب مفصلات میں جہاں جہاں مناسب ہو شاخوں کا مقرر کرنا اور ضلع گورداسپور کے کل احمدی افراد کی فہرست تیار کرنا اور آیندہ اسے مکمل رکھنا۔

ج ایک لائبریری بنانا جس میں حتے الوسع سلسلہ کی تمام کتب اور اخبارات مہیا کی جاویں اور حسب ضرورت دیگر مفید دینی کتب رکھی جاویں۔

د قادیاں میں جلسوں کے موقع مہمانوں کی رہایش اور کھانا کھلانا وغیرہ۔ انتظامات میں ناظماں لنگر و مہمانخانہ کی امداد کرنا۔

ﮦ احمدی احباب جو قادیاں میں رہتے ہیں ان کے حقوق کی نگہداشت کرنا اور اگر احمدیوں میں باہم کوئی تنازعہ ہو تو اس کا فیصلہ کرنا اور ان کی ضروریات کے واسطے مناسب اشیاء کے بہم پہونچانے کی تجاویز کرنا۔

و جو دوکاندار احمدی محلہ میں دوکان رکھتے ہوں انکی نگرانی کرنا۔

ز جس حصّہ قادیان میں احمدیوں کی رہائش اور آمد و رفت کثرت سے ہو اس کے راستوں کی صفائی اور روشنی کا انتظام کرنا۔ اور ایسے امور کیطرف گورنمنٹ کو توجہ دلانا جو عام طور پر صحت کے واسطے ضروری اور مفید ہوں۔

ح احمدیوں کو خصوصاً اور دوسرے مسلمانوں کو عموماً حضرت امام کے حکم اطاعت و شکریہ برٹش گورنمنٹ و مخالفت جہاد کیطرف توجہ دلاتے رہنا۔

ط اس کے علاوہ ہر ایک کام جو صدر انجمن احمدیہ اس کے سپرد کرے اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق اس کو سرانجام دینا اس انجمن کا فرض ہوگا۔

(۳) ہر ایک احمدی جو انجمن ہذا کے قواعد کی پابندی کرے اس انجمن کا ممبر ہوگا۔

(۴) انجمن کے انتظامی کاروبار کو سرانجام کرنے کے لیۓ ایک کارکن کمیٹی انجمن ہذا کے ممبروں میں سے تجویز ہوگی جس کے ممبروں کی تعداد بیس سے زیادہ نہ ہوگی مگر مندرجہ ذیل امور انجمن کے اجلاس عام میں طے ہونگے۔

ا عہدیداران انجمن و ممبران کارکن کمیٹی کا تقرر سالانہ یا بوقت ضرورت

ب انجمن ہذا کے لئے نئے قواعد بنانا یا موجودہ قواعد میں ترمیم و تنسیخ کرنا۔

ج بجٹ سالانہ ضروریات مقامی کا منظور کرنا۔

د مفصلات میں شاخوں کا تقرر۔

ﮦ بجٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ پر غور کرنا۔

و ضلع کے واعظ یا محصّل کا تقرر۔

ز لائبریری کے لئے کتابوں اور رسالوں اور اخبار ونکی منظوری دینا۔

نوٹ (۱) اجلاس عام کا کورم پچیس ممبروں کا ہوگا۔

نوٹ (۲) اجلاس عام انجمن ہذا میں کوئی ایسی بات پیش نہ ہوگی جو کارکن کمیٹی کی معرفت نہ آئی ہو۔

(۵) کارکن کمیٹی کا اجلاس کم از کم ایک بار ہر ماہ میں [illegible] سے زیادہ ضرورت کے لحاظ سے ہوگا۔ اور اس کا کورم [illegible] ممبروں کا ہوگا۔

(۶) کارکن کمیٹی کا فرض ہوگا کہ ہر سہ ماہی کے بعد ایک رپورٹ اجلاس عام انجمن میں پیش کرے۔

(۷) سکرٹری کارکن کمیٹی کا فرض ہوگا کہ اجلاس کی اطلاع معہ ان امور کے جو اجلاس میں پیش ہونیوالے ہوں ایک روز پہلے ہر ایک ممبر کارکن کمیٹی کو دے۔ ایسا ہی جب انجمن کا اجلاس عام ہو تو اسکی اطلاع سکرٹری تمام ممبران انجمن کو مع ان امور کے جو انجمن میں پیش ہونیوالے ہیں دیگا اور جہاں قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ کے رو سے ضرورت ہو کافی وقت پہلے شاخہائے انجمن احمدیہ قادیاں کے میر مجلسوں اور سکرٹریوں کو ایسی اطلاع دے گا۔

(۸) کارکن کمیٹی کے ممبروں میں ضروری ہوگا کہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ یا دیگر دفاتر اور مختلف محلہ جات میں سے ایک ایک ممبر منتخب کیا جاۓ۔ ان کے علاوہ کل عہدیداران انجمن کارکن کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔

(۹) بالفعل حسب ذیل دفاتر اور محلہ جات کے لیۓ ایک ایک ممبر تجویز کیا جاوے گا۔ مدرسہ۔ میگزین۔ دیگر دفاتر صدر انجمن الحکم۔ بدر۔ مہمانخانہ۔ بورڈنگ ہوس۔ الدار۔ محلہ احمدی و متفرق مہاجرین۔ احمدی ساکنیں قادیاں ہر محلہ۔ ڈیرہ نواب صاحب درسگاہ مولوی نورالدین صاحب۔

(۱۰) قادیاں کے چندوں کی وصولی کی نگرانی محاسب انجمن نہیں

ممبران کے ذریعہ کرے گا جو اپنے اپنے دفتر یا اپنے اپنے چندے کی وصولی کے ذمہ وار ہوں گے اور جو تغیر یا کمی بیشی چندے کی ایسے ممبران کے ماتحت دفاتر یا محلوں میں ہوگی اسکی اطلاع وہ باقاعدہ محاسب کو دیں گے۔

(۱۱) انہی ممبران کا فرض ہوگا کہ سکرٹری انجمن کو رجسٹر افراد سلسلہ احمدیہ کے تیار کرنے میں مدد دیں۔ اور جو ممبران کے دفاتر یا محلوں میں سے وقتاً فوقتاً خارج ہوتے رہیں یا جو نئے ممبر داخل ہوتے رہیں انکی اطلاع بھی سکرٹری کو دیتے رہیں۔

نوٹ۔ قاعدہ ۱۰ و ۱۱ کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ممبران انجمن کے اہل و عیال یا دیگر متعلقین بھی اسی دفتر یا محلہ کے متعلق سمجھے جاوینگے جس کے متعلق خود ایسا ممبر ہے۔

(۱۲) کارکن کمیٹی بجٹ کے مطابق ہر ایک خرچ کی اجازت دے سکیگی۔

(۱۳) علاوہ ان فرائض و اختیارات کے جو عہدیداران کے لئے قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ میں تجویز کئے گئے ہیں: سکرٹری کا فرض ہوگا کہ ہر ایک مد کا روپیہ ماہوار اس مد میں داخل کرتا رہے اور محاسب کا فرض ہوگا کہ ہر ایک چندہ دہندہ کو ایک رسید اپنی دستخطی دے جس کا مثنیٰ دفتر محاسب میں موجود رہے۔

(۱۴) ان عہدیداران کے علاوہ جن کا ذکر قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ میں ہے حسب ذیل دیگر عہدیدار اس انجمن میں ہوں گے۔
نائب میر مجلس۔ جو میر مجلس کی غیر حاضری میں میر مجلس کا کام کرے گا۔

چودہری۔ جو انجمن کے مقاصد مندرجہ قاعدہ ۲ ضمن (و) و (ہ) کی تکمیل کرے گا۔

مہتمم حفظان صحت۔ جو انجمن کے مقصد مندرجہ قاعدہ ۲ ضمن (ذ) کی تکمیل کرے گا۔

(۱۵) ممبران کے لئے ضروری ہوگا کہ مندرجہ ذیل مدات یعنے لنگر۔ مدرسہ میگزین۔ ضروریات مقامی کے لئے الگ الگ چندہ دیں۔ یا انہیں اختیار ہوگا سب کے لئے اکٹھی ایک رقم تجویز کر دیں۔

جو ممبران اکٹھی رقم دیں گے ان کے چندوں کی تقسیم مختلف مدات میں حسب ذیل طریق پر ہوگی۔
ضروریات مقامی ایک چوتھائی۔
باقی تین چوتھائی حسب ہدایت صدر انجمن نصف لنگر میں اور نصف مدرسہ اور میگزین بحصہ نسبت ۵ و ۳۔

(۱۶) جو لوگ وصیت کے قواعد کے ماتحت ۱/۱۰ ماہوار آمد کا دیتے ہیں انہیں صرف مقامی ضروریات کے لئے چندہ دینا لازمی ہوگا۔

یعقوب علی جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

موسم سرما آگیا ہے

ہماری جماعت اس امر سے ناواقف نہیں ہے کہ قادیان میں جو لوگ رہتے ہیں انہیں سے بعض یتیم بچے ہیں اور بعض مسکین اور نادار ہیں اور اکثر اوقات ایسے لوگ مہمانخانہ میں آتے رہتے ہیں جن کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کوئی سامان اور انتظام نہیں ہوتا اور مہمانخانہ کے مہتمم کو انکی بدحالت دیکھکر سخت تکلیف ہوتی ہے اس لئے موسم سرما کی آمد پر خاص طور پر بعض احباب کو رضائیوں وغیرہ کے بنوانے کے لئے یاددہانی کیجاتی ہے مگر جو کام مجموعی طور پر کل قوم کے کرنے کے ہوں وہ کسی فرد واحد یا چند دوستوں پر ڈالدیے تکلیف مالایطاق کے نیچے آجاتے ہیں۔ اور یہ ہم لوگوں کا فرض ہے کہ قومی ضروریات کو قوم کے کانوں تک پہونچاویں اور انہیں بار بار یاد دلاتے رہیں۔

میں اس امر کو ہرگز معیوب نہیں سمجھتا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کی تحریک کیجاوے کیونکہ جو کام خود ہم نے کرنے ہیں وہ تب ہی ہو سکتے ہیں کہ ہم سب انکی نوعیت اور حالت سے آگاہ ہوں۔ اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ جہانتک اس سے ممکن ہو ہر قسم کے کپڑے زنانہ ہوں یا مردانہ اور نئی یا پرانی رضائیاں یہاں بھیجدے۔ اس قسم کے کپڑے حضرت حکیم الامۃ مولوی نورالدین صاحب کے پاس جمع ہوتے ہیں اور وہ نہایت حزم و احتیاط اور کفایت سے مناسب موقع خرچ کرتے ہیں۔ اس بات کی پروا نہیں کرنی چاہیے کہ نیا ہے یا پرانا۔ یہاں سب کام دیجاتے ہیں۔

اسکے ساتھ ہی مجھے یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ہر صاحب جو ان دنوں قادیان دارالامان آنیکا عزم فرماویں انکا فرض ہونا چاہیے کہ وہ اپنا بستر اور رضائی ساتھ لاویں تاکہ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ مہمانخانہ اسقدر رضائیاں اور بستر مہیا نہیں کرسکتا۔ اسلئے اس بات کو کبھی بھی بھولنا نہیں چاہیے۔ کہ موسم سرما میں سفر کرتے وقت بستر اور لحاف لیکے آویں۔ احمدی انجمنیں احباب کو ایسے مقاصد سے آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھیں۔

عصر جدید کی راستبازی

عصر جدید ایک شیعہ ایڈیٹر کا ماہواری رسالہ ہے جو شیعوں سے مرکز لکھنؤ سے میرٹھ مالیر کوٹلہ وغیرہ کی ہوا کھا چکنے کے بعد نکلنے لگا ہے۔ اس کے تازہ نمبر میں عبرت کے عنوان سے ایک مختصر سا نوٹ حضرت صاحبزادہ مبارک احمد - - - - کی وفات پر نکلا ہے۔ اور خود ایڈیٹر صاحب کا لکھا ہوا ہے اس نوٹ میں لائق اور وکیل ایڈیٹر لکھتا ہے کہ "چند روز قبل وفات دسوم دہام سے پیشگوئی ہوئی تھی بلکہ وہ الہام یہ بھی ہے کہ نو دن کے بعد بخار ٹوٹ گیا اور صحت ہو جائے گی!!"

اب اگر راستبازی اور حیا کوئی چیز ہے اور ضرور ہے بلکہ من الایمان ہے تو ایڈیٹر عصر جدید بتائیں کہ اور صحت ہو جائے گی یہ پیشگوئی کب کیگئی تھی اور کہاں شائع ہوئی تھی۔ صاحبزادہ صاحب کے متعلق جو پیشگوئیاں تھیں وہ بدر و الحکم میں درج کردیگئی تھیں اور آپ کی وفات انہیں پیشگوئیوں کے موافق ہوئی۔ اب یہ خودساختہ پیشگوئی خواجہ صاحب کو دکھانی چاہئے ورنہ شرم کرنی چاہیے۔

میرے مقدمہ سرقہ بالجبر کا فیصلہ ہو گیا

مجھ پر حملہ کرنیوالوں کا چالان ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو بمقام بٹالہ سردار غلام حیدر خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش ہوا۔ سردار غلام حیدر خان اس ضلع میں ایک شہرہ نکتہ رس اور عدل گستر دیانتدار مجسٹریٹ ہیں اور سب سے بڑی خوبی جو اس عدالت میں ہے وہ یہ ہے کہ مقدمہ کو بلا وجہ لمبا نہیں کیا جاتا بلکہ جس قدر جلد ممکن ہو اس کے فیصلے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مقدمات کی طوالت فریقین مقدمہ کو جس قدر زیر بار کرتی ہے وہ ایک نمایاں بات ہے اور اس طرح پر اس عدالت میں مقدمات کی طوالت کے بد نتائج سے فریقین کو بہت آرام ملتا ہے۔ یہ نتیجہ ہے صاحب ممدوح کی مستعد اور ہوشیار طبیعت کا۔ بعض مجسٹریٹوں میں ایک یہ بھی نقص ہوتا ہے کہ ان کا مزاج بہت گرم ہوتا ہے اور بات بات پر ایک یا دوسرے فریق کو ایسے گھورتے اور دباتے ہیں کہ گویا اسے کچا کھا جائیں گے مگر برخلاف اس کے سردار صاحب کے مزاج میں تحمل، اعتدال اور خوش خوئی ہے جس کی وجہ سے فریقین پوری آزادی کے ساتھ اپنے مطالب کو عرض کر سکتے ہیں۔ یہ ساری باتیں خاندانی وجاہت اور تربیت کا نتیجہ ہیں۔ بہر حال ۲۷ اکتوبر کو ۱۱ بجے کے قریب بمقام بٹالہ مقدمہ پیش ہوا جسکو بابو پورن لال صاحب ضلع گورداسپور کے لائق اور قابل کورٹ انسپکٹر نے پیش کیا۔ میں ایک سے زیادہ مرتبہ بابو صاحب موصوف کے متعلق لکھ چکا ہوں کہ وہ اپنے فرائض نہایت قابلیت کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان کو مقدمات میں علی العموم کامیابی ہوتی ہے۔ ملزموں کی طرف سے بابو کاہن چند اور میاں محمد بخش وکلا ر تھے۔ عدالت نے بعد لینے بیانات استغاثہ و شہادت استغاثہ ملزموں پر فرد قرارداد جرم لگا دیا اور ۳۰ اکتوبر کو صفائی لیکر ایک ملزم کو جس نے مجھ پر چھوی کا حملہ کیا تھا دو سال قید اور [illegible] جرمانہ کیا اور باقی تین کو ایک ایک سال قید اور چالیس چالیس روپیہ جرمانہ کیا۔ یہ ملزم کسی پہلے سرقہ بالجبر میں جو میرے مقدمہ کی تفتیش میں ثابت ہو گیا ماخوذ تھے اور اس طرح پر یہ ملزم اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔ اب یہ راستہ خدا کے فضل سے صاف ہو گیا ہے میں اس مقدمہ کی کامیابی پر میاں خدا بخش صاحب انسپکٹر بٹالہ کو مبارکباد دیتا ہوں اور خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھکو بلا سے محفوظ رکھا اور ظالموں کو سزا دی۔ چونکہ ابھی تک بعض بد وضع لوگ ان دیہات میں موجود ہیں اس لئے یا تو ایسے مشتبہ چال چلن کے آدمیوں سے سنگین ضمانتیں لی جائیں اور یا اگر مناسب ہو تو نہر کے پل پر ایک نفری پولیس کی ان دیہات کے لئے بٹھائی جاوے اور اس کا خرچ ان سے لیا جاوے پھر یہ درست ہو جائینگے۔ مجھکو اس معاملہ پر زیادہ زور اس لئے بھی دینے کی ضرورت ہے کہ زیادہ کثرت کے ساتھ ہماری جماعت کے لوگ مختلف جگہ سے وقت بے وقت آتے ہیں اور کبھی وہ راستہ سے بھی ناواقف ہوتے ہیں چونکہ نواح ضلع گجرات سے مجھے ایک خط ملا ہے کہ وہاں کی جماعت آ رہی تھی تو ان پر بھی حملہ آور ہوئے تھے مگر ان کی کثرت دیکھ کر بھاگ نکلے۔ بہر حال ان بد وضع لوگوں کا کچھ انتظام مزید ہونا چاہئے۔ جو ہمارے ضلع کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر اور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی توجہ سے بعید نہیں۔

بٹالہ ایم بی سکول کا ایک شرمناک مقدمہ

بٹالہ کے ایم۔ بی سکول کا ایک ٹیچر پنڈت [illegible] لال ایک شرمناک مقدمہ کی علت میں پکڑا گیا ہے۔ پہلے جب الزام پنڈت مذکور پر لگایا گیا تو معمولی تفتیش کے بعد کارروائی آگے نہ چلی لیکن صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور جو بڑے غیور اور ایسے معاملات میں پورا نوٹس لینے والے ہیں۔ مزید تفتیش کے لئے ضلع گورداسپور کی پولیس کے ایک نہایت ہوشیار اور باخبر پولیس آفیسر بابو غلام محمد صاحب انسپکٹر ضلع گورداسپور کو خصوصیت سے اس مقدمہ کی تفتیش کے لئے مقرر کیا۔ جنہوں نے ایک مہینے کی گویا کالعدم کارروائی میں پھر نئی روح پیدا کر دی اور مقدمہ پورے طور پر برآمد کر لیا۔ جن لڑکوں کے ساتھ اس پنڈت نے فعل ناجائز کیا ہے ان کے بیانات تحریری قلمبند ہو چکے ہیں۔ پنڈت جی مہاراج حوالات میں گایتری کا پاٹھ کرتے ہیں۔ یہ **مرض** علی العموم مدرسوں میں پھیلا ہوا ہے اور اس کے لئے قابل عبرت سزاؤں کا دیا جانا ضروری ہے۔ چونکہ خلاف وضع فطری ایسا جرم ہے جس میں دونوں فریق ملزم ہوتے ہیں اس لئے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں ان لڑکوں کے لئے سفارش فرمائی ہے اور لڑکوں کے بیانات سے پایا گیا ہے کہ جبراً ارتکاب کیا گیا ہے۔ امرتسر حلقہ کے انسپکٹر صاحب لالہ جگل کشور صاحب بھی دل سے چاہتے ہیں کہ ایسے بد وضع مدرس کو خطرناک سزا دی جاوے کیونکہ معلم اصلاح عادات اور اخلاق کے لئے مامور ہوتے ہیں نہ کہ ان کی اخلاقی حالت کو وہ خود بگاڑنے والے ٹھیریں۔ بہر حال یہ مقدمہ خود صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور کی عدالت میں ہوگا اور امید کی جاتی ہے کہ **حق** اور **انصاف** کی پوری تائید ہوگی اور اس مقدمہ کے فیصلہ پر جملہ مدرسین اور طلباء کے لئے خاص عبرت کا موقع ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ چاہے تو یہ وبا کسی قدر رک جاوے گی۔ جس کے لئے ضلع گورداسپور کے صاحب ڈپٹی کمشنر اور بابو غلام محمد صاحب انسپکٹر خاص شکریہ کے مستحق ہوں گے۔

ریلوے حادثے

چند دنوں میں ریل کے کئی سخت حادثے وقوع میں آئے ہیں۔ ایک کوٹ لکھپت اسٹیشن پر جو لاہور اور بھٹنڈہ کے مابین ہے ہوا ہے جس کا حال پچھلے ہمکاری میں نذر ناظرین ہو چکا ہے۔ دوسرا جگادھری اور کالکا [illegible] کے درمیان ہوا ہے جس میں بہت سی جانیں غارت ہو گئی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حادثہ ایک یوروپین (یا یوریشین) ڈرائیور کی بدولت ہوا ہے جو ہر وقت شراب میں مدہوش رہتا تھا۔ تیسرا تصادم گریٹ انڈین پنینسولا ریلوے کے اسٹیشن اٹارسی سے متصل اسپیشل ٹرین اور مسافر گاڑی میں ہوا ہے۔ یہ حادثہ بہت سخت تھا۔ دونو کے انجن چکنا چور ہو گئے۔ اسپیشل ٹرین میں مہاراجہ صاحب گوالیار سوار تھے جو بمبئی سے واپس آ رہے تھے۔ گو بہر حال مہاراجہ صاحب کی گاڑی کا ٹوٹ کر قلع قمع ہو گیا مگر شکر ہے کہ انہیں کوئی گزند نہیں پہنچی۔ حکام ریلوے کو چاہئے کہ اس آئے دن کی تصادم کا جلد انتظام کریں اور وجہ سبب معلوم کریں کہ کیوں یہ وقوع ہوتے ہیں۔ ورنہ پھر یہ نتیجہ ہوگا کہ اہل ملک ریل کی سواری کو بھی خطرناک سمجھ کر چھوڑ بیٹھیں گے۔ (ہمکاری)

جوشِ الفت

کہتے ہیں جوشِ الفت یکساں نہیں ہے رہتا - دلبر مرے پیارے ہر دم گھٹا ہی ہے یہ شعر تو نکلا ہے نا اُس مبارک دل سے جس کی نظر کے سامنے دُنیا کی چاہت و محبت و اُلفت کچھ حیثیت ہی نہیں رکھتی ہے - دُنیا کی چیزوں سے دل لگانا مولا کریم کی رضا کو اور خود مولا کریم کو جو اصل مقصود ہے (جس کے لئے ہے کہ - ع خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است) بھولنا بسرنا مادی دُنیا کے پتلے اور ہلاکت کے کیڑے کا کام ہے - اُس دل میں مولا کریم کی چاہت اور محبت کچھ ایسی انوکھی قسم کی گھُسی ہے کہ کیا بتاؤں اور کیا سناؤں ؟ اُس کو سوائے اُس کے (مولا کریم کے) کوئی اچھا ہی نہیں لگتا - اُس کے سوا کوئی چیز اُس کی نظر میں ہی نہیں آتی - اُس کو اُسکے عشق کی کچھ ایسی لگن لگی ہے کہ نہ اپنے ہی اچھے لگتے ہیں اور نہ بیگانے ہی بھلتے ہیں - مگر وہی جو اُس پیارے ناں دل وجان اُسیر واری کا شیدائی ہو اُس کے عشق کا متوالا ہو اُس کو ہی مقصودِ اصلی خیال کرتا ہو دنیا کی چیزوں سے بیزار ہو - تبلائیے ! کہ ایسے دل کی نسبت ظاہر بیں اور خشک فلاسفر کیا رائے لگا سکتا ؟ بجز اس کے کہ اس کو جنون ہو گیا ہے یا کسی مرض میں گرفتار ہے - نہیں نہیں خبردار !! کہیں ایسا لفظ نہ کہنا چھوٹا مُنہ بڑی بات - اُف غضب کر دیا ہائے بُھس میں چنگاری لگا دی - خوب یاد رکھو سچی بات یہی ہے - ع - دیوانہ مت کہو تم عقل رسا یہی ہے -

دُنیا میں تو ہم دیکھتے ہیں کہ حُسن اور خوبصورتی اور اعضاء کی درستگی اور بناوٹ قد کی موزونی چال ڈھال کی عمدگی جس کے لئے شاعر تو ہزاروں طرح کی مثالیں ادھر اُدھر سے دھر گھسیٹ کر رائی کا پہاڑ بنا دیتے ہیں مگر مشکل تو یہ درپیش ہے کہ ہم کو شاعری سے بالکل مس نہیں - یعنے شاعری سے تو ہوئے ہم محض نابلد اس لئے شاعروں کیسے جوڑ توڑ ملانے ہم سے مشکل ہے کیونکہ حضرات شاعر اشاروں کنائیوں میں ہی ہزار ہا ایسی ایسی گل کاریاں کر جاتے ہیں کہ باید وشاید -

خوبصورتوں اور حسینوں میں دُنیا پرست مادے دنیا کے کیڑے صرف چند باتیں ہی دیکھا کرتے ہیں گویا کہ اُن کی ظاہر بیں نظر صرف چند باتوں کو ہی خوبصورتی کا دار و مدار سمجھتی ہے یعنے ناک کان کی درستگی چہرہ کی خوبصورتی لبوں کی باریکی قد کی موزونی کمر کی باریکی وغیرہ ایسا ہی اجزائے خواص و تاثیر اور اجرام سماوی کی چال ڈھال ان سب کو درست پا کر اول الذکر تو ایسے لٹو ہو جاتے ہیں کہ جان دینا بھی گوارا کر لیتے ہیں صدقے ہوتے ہیں واری ہوتے ہیں کہ کہیں معشوق صرف زبان سے چند صلواتیں ہی سُنا دے تاہم جان میں جان آئے مگر یہ مادی معشوق خدا اُن سے بچائے ایسے اول درجہ کے جفا کار ظالم خشک اور ترش رو اور بد مزاج ہوتے ہیں کہ الاماں ! الاماں !! ان میں مروت نہیں - ان میں وفا نہیں - ان میں حلم نہیں - ان میں ہمدردی نہیں - ان میں مہر نہیں - ان میں رحم نہیں - ان میں خلق نہیں - ان میں حیا نہیں - ان میں اُنس نہیں - ایسا ہی مادی اشیاء اور تاثیر کواکب پر اپنے خیال اور اعتقاد کے مطابق بھروسا رکھنے والے کے ساتھ ان مادی اشیا و وغیرہ کا ایسا ہی سلوک ہے جو اوپر مذکور ہوا اگر فی الحقیقت ان میں مہر و وفا یا حق دوستی ادا کرنے کا مادہ ہوتا تو ہرگز ہرگز ممکن نہ تھا کہ اپنی ساری عمر کے بندہ اور پرستار اور عاشق زار کو جس نے ان کے اوپر ایسا ہی بھروسا یقین کر لیا تھا جیسا کہ مولا کریم پر رکھنا چاہئے تو یہ چیزیں اس کے ساتھ حق دوستی کو خوب نبھاتیں اور ہرگز ایسا وقت اُن کے لئے نصیب نہ ہوتا کہ ساری عمر کے تجربے نہ باید ہو کر وہ

اشیاء محض بے کار بے تاثیر ہو کر اُس کی نعش کو دُنیا پرستی کی سزا کی چار لاتیں لگاتیں اس لئے یقینی طور پر ان مادی اشیاء کی نسبت بھی یہی فتویٰ لگانا پڑا کہ ان میں مروت نہیں - ان میں مہر نہیں - ان میں وفا نہیں - ان میں ہمدردی نہیں - ان میں اُنس نہیں - ان میں رحم نہیں - ان میں حیا نہیں غرض کہاں تک گنوں اور کہاں تک اپنے پیارے ناظرین کا دماغ چاٹوں ایک عیب ہو تو بیان کیا جاوے اور ضبطِ تحریر میں لایا جاوے - انسانی تپلا اور مادی اشیا جہاں کسی قدر خوبی رکھتے ہیں تو وہاں ہزاروں طرح کے عیب سے بھی بھرپور ہیں اور اُن کے عیب و ثواب پر قلم اُٹھانا بھی ٹیڑھی کھیر اور ایک خاصے دفتر کی ضرورت ہے اور کسی قدر علم کی بھی ضرورت ہے فرصت کی بھی حاجت اور ہم ہوئے ان تمام باتوں سے دور و مجبور تبلائیے کہ کیسے اس اہم کام کو نبھا سکیں - ؟

پیارے ناظرین ! اس مادی معشوق کے بالمقابل عارفوں نے ایک اور معشوق کا بھی کھوج لگایا ہے وہ کیا ہے ؟ اُس کے وصف کیا ہیں ؟ بس کچھ نہ پوچھو ! وہ تو ایسا ہے کہ اُس کے احسان کو - اُس کی مروت کو - اُس کے وفا کو - اُس کے رحم کو - اُس کے خُلق کو - اُس کے لطف کو - اُس کی بخشش کو - اُس کی ہمدردی کو - اُس کی مہر کو - اور بالآخر اُس کے حق دوستی ادا کرنے وغیرہ کو دیکھکر زبان کیا دل بے اختیار بول اُٹھتا ہے - ع - دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے :

جس طرح زمین میں ایک قوتِ کشش ہونے کی وجہ سے اوپر پھینکے والی چیز نیچے کو فوراً اُتر آتی ہے اسی طرح حُسن اور خوبصورتی میں بھی ایک طرح کی کشش ہوتی ہے جو کہ اپنی طرف اپنی استعداد والی طبیعتوں کو کھینچتی ہے یہی وجہ ہے کہ مادی دنیا کی طرف دل لگانے والے اکثر کسی نہ کسی کے خواہ وہ انسانی قسم کا بت ہو خواہ مادی اور حسی اشیاء کا بت ہو فریفتہ و عاشق زار ہو کر مولا کریم سے ایسے ہی زندو مہجور ہو جاتے ہیں کہ گویا اُن کا اُس کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے - اور یہی راز ہے الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ میں کا یعنے اپنی استعداد والی طبیعت کی خواہش و چاہت مگر حُرم ذالک علی المومنین کہکر مومن کو اس کی طرف سے نفرت دلا کر یہ ظاہر کیا ہے کہ مومن کا اصل مقصود بالذات اور ہی ہوتا ہے یعنے اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی اور اُس کی رضا کا تابع ہونا یہی وجہ ہے کہ باریک بین اور فیلسوف یعنے فلسفہ الٰہیہ کے اوراق کے مطالعہ کرنے والے حضرات منبع خوبصورتی و حُسن و جمال کے دیوانہ اور شیدا ہو جاتے ہیں یعنے اگر اُنکی نظر سے خوبصورت سے خوبصورت انسان - پرند - یا اشیاء کی خوص و تاثیر پڑتی ہے تو وہ اُس منبع خیر و خوبی کی طرف اپنے خیالات کو منتقل کر لیتے ہیں اور اُن کے دل بے اختیار ہو جاتے ہیں اُس یگانہ کے لئے جس نے ان مادی چیزوں کو بنایا اور اس طرح اُن کا علم جوں جوں کسی کی خیر و خوبی سے آگاہی حاصل ہے توں توں حضرت احدیت الٰہی نسبت بیش از بیش ہوتا جاتا ہے - یہی وجہ ہے کہ وہ پھر اُس کے عشق کے ایسے دیوانے و متوالے ہو جاتے ہیں کہ مادی اور حسی تبلا کوئی اُن کے خطرے میں ہی نہیں آتا کیوں آئے اور کیونکر اُن کی نظروں میں مادی اور حسی کی وقعت بیٹھے ؟ جس حالت میں کہ وہ اصل حقیقت سے آگاہ ہو گئے مثلاً یہی غور کرنا چاہیے کہ یہ ایک مسلم امر ہے کہ چاند سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے جو کہ خود ایک روشن کرہ ہے جبکا اس روشن کرہ سے تعلق پیدا ہو جاوے تو پھر وہ چاند یا کسی دوسرے اُس کی امثال کو کب خطرے میں لا سکتا ہے - یہی وجہ ہے کہ مولا کریم کے عاشق اور اُس کے شیدائی ساری دُنیا کو ہیچ سمجھ لیتے ہیں جو کہ فی الحقیقت ہیچ ہے اور اس لئے مادی اور حسی اشیاء سے دل لگانا ہی اپنی ہتک کا موجب خیال

کرتے ہیں اور ہے بھی سچ جو چیز کہ چند روزہ ہے جس کے وجود کے لئے یہ سبق رٹا جاتا رہتا ہے کہ آج ہے کل نہیں اُس کے ساتھ دل لگانا اول درجہ کی نالائقی اور سخت درجہ کے خسران میں پڑنے کی دلیل ہے۔ اللہ اللہ!! یہ عشق اور یہ محبت اور یہ جوش کہاں سے آگیا اور کدھر سے آکود اکس کونے میں رکا ہوا بیٹھا تھا کیوں دنیا کی محبت کو بالکل سرد کر دیا کیوں نہ یہ خیال ڈالدیا یا پٹی پڑھا دی کہ بس جو کچھ ہے یہی مادی اور حسی چیزوں میں ہی سب عیش ہے سب لطف ہے سب سرور ہے۔ مادی اور حسی معشوقوں سے کوئی چیز بڑھکر نہیں اور نہ ہو سکتی ہے۔ کم بخت دنیا پرست دنیا کی اشیاء کو ہی خوشی اور سرور کا موجب یقین کر لیتا ہے اور اُسی کو دیکھکر لٹو ہوا جاتا ہے اور خیالات کے گھوڑوں کی اگاڑی پچھاڑی چھوڑ کر سرپٹ چھوڑ دیتا ہے مگر مادی دنیا ہی تو آخر کار اُس کی وفاداری کی بالکل قدر نہیں کرتی اور نہ رتی بھر اسپر احسان کرتی ہے بلکہ وقت پڑے پر صاف اور کورا جواب دیکر اپنی بے وفائی کو روز روشن کی طرح ظاہر کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باریک بین اور فلسفہ الہیہ کے شیدائی حضرات ابتداء سے ہی اس کی چالوں کو تاڑ جاتے ہیں وہ اس کے پھندوں میں ہی نہیں پھنستے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اس کے پھندے میں پھنسنا سخت درجہ کی گستاخانہ حرکت کا ارتکاب کرنا ہے۔ ارے میاں! ساری حقیقی لذتیں سرور تو صرف ایک ذات والاصفات میں ہیں جسکے حکم اور اشارے سے یہ تمام چیزیں پیدا ہوئی ہیں پھر ہم کو کیا پڑی ہے کہ ان نامراد چیزوں سے دل لگا دیں کیوں نہ اُس کو ہی دل دیں جو دل لینے کا اہل ہے جو دل لیکر دل کی پوری قدر کریگا دنیا کی طرح بیوفائی نہیں کریگا کیونکہ اُس کے لئے یہ ایک سچا فلسفہ ایک عارف کی زبان سے نکلا ہے کہ ؎ جس نے دل تجھکو دیا ہو گیا سب کچھ اُسکا ۔ سب ثنا کرتے ہیں جب ہو وہ ثنا خواں تیرا ۔ پھر بتلائے! کہ اُس کو کیوں نہ دل دیں؟ مگر دنیا پرست نے سخت بُرا کیا جو مادی اور حسی اشیاء کو دل دیدیا کاش! وہ اب بھی واپس لینے کی کوشش کرتا تو اُس کے لئے بہتر ہوتا۔ عارفان الٰہی کا دنیا پرستوں کو خدا کی طرف دعوت کرنا بھی اسی ہمدردی پر مبنی ہے جو ان کے دل میں ہوتی ہے یعنے اُن کا دل یہی چاہتا ہے کہ وہ اُدھر ہی متوجہ ہوں جو کہ قدر کرنے والی ذات ہے بے قدروں کی طرف رجوع کرنا در اصل اچھا کام ہی نہیں یہی وجہ ہے عارفان الٰہی دنیا پرستوں کی حالت زار پر آٹھ آٹھ آنسو بہاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے کاش! تمہاری گوش ہوش وا ہوتے تمکو حقیقت پر نظر ہوتی تو سچی لذت سچی سرور سچے لطف سچے ذوق کے خواہاں ہوتے اور چند روزہ فائدوں سے دل لگانا ہی موجب تباہی خیال کرتے تو وہ وہ تیرے پر راز کھلتے وہ وہ تجھکو لذتیں اور سرور ملتے کہ مادی اور حسی معشوق کی چاہت کے خواب و خیال میں بھی وہ بات میسر نہ ہوتی اور اس کے حاصل ہونے سے دنیا کی محبت تیرے دل سے ایسی دور ہوتی جیسے کہ گدھے کے سر سے سینگ۔ مگر کون کہے اور کون سمجھائے جس دل میں دنیا نے چاہت کی دھاک بٹھائی یا جس دل میں دنیا کی الفت کا نامراد زنگ بیٹھا اُس نے کیا خاک اُس طرف آنکھ اُٹھائی ہے اُس نے کیا خاک حقیقی منعم اور سچے قدردان معشوق کو دل کی نظر بھر کر دیکھا ہے؟

یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ جس طرح دو دل ایک سینہ میں نہیں رہ سکتے اُسی طرح دو کی محبت والفت بھی صرف بناوٹی بات ہے دو محبتیں اور الفتیں ایک دل میں جمع ہونا ایسا ہی مشکل جیسے کہ ایک اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکلنا یعنے دنیا کی اور مولا کریم رب العالمین فیض بخش فیض رسان غفور معطی رحمن رحیم خلق مالک رازق کی۔

کہنے کو تو صرف دو آنکھیں ہیں مگر کیا کہیں اور کیا ذکر سنائیں کہ ان کی بدولت ہی سارا مزا ہے یہ نہ ہوں تو کوڑی کام کے نہیں ٹھوکریں کھانا اور در بدر پھرنا ایک سہل بات ہو جاتی ہے (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے آمین) ایسا ہی کہنے کو تو دل و دماغ چھوٹے چھوٹے عضو ہیں مگر اُن سے کیسے مفید کام لئے جا سکتے ہیں اور انسانی ہستی کے لئے یہ کیسے بہاور مددگار ہیں ایسا ہی کہنے کو تو صرف ایک جوڑی ہاتھ اور ایک جوڑی پیر ہیں مگر کیا کہیں کہ اُن کے نہ ہونے سے جو علتیں اور دقتیں پیش آسکتی ہیں اُس کے خیال کا سماں ہی دل میں لانے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ایسا ہی زبان ناک کان ہوا پانی زمین آسمان چاند سورج ستارے بھانت بھانت ہر قسم کے میوے اور اناج وغیرہ وغیرہ ہزاروں لاکھوں کروڑوں اربوں ایسے ایسے روحانی و جسمانی انعام اُس مالک بے چون و چرا نے عطا کئے ہیں کہ جن کی تہ تک پہنچنا تو ہوا نا عقدہ لاینحل اُن کی تفصیل اور گنتی کرنی بھی امر غیر ممکن ہے۔ یہ تمام اشیاء بغیر محنت اور ہمارے اعمال کے پیدا کی ہیں جن سے ہم کثرت سے فوائد اخذ کرتے ہیں۔ دنیا کے معشوقوں میں بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اول تو قابو میں ہی نہیں آتے اور اگر آگئے تو بس کیا ہے جیبیں خالی اور کھوکھلی اور ساری عمر کا کنوندلا رہا سو الگ۔ مگر معشوق ازل کی شان ہی نرالی ہے اُس کا طرز ہی جدید ہے اُس کی ادا ہی نیا رنگ رکھتی ہے اُس میں مادی اور حسی معشوقوں کی طرح کج خلقی نہیں اور نہ حسن کا غرہ ہے کیونکہ غرہ ہونے سے ہمدردی کافور ہو جاتی ہے اسی لئے تو اُس لم یزل لایزال نے جہاں کہیں اپنے حسن کا ذکر کیا ہے وہاں رحمن و رحیم اپنی صفت کو ضرور بیان کر دیا ہے تاکہ عارف کامل اور عاشق صادق اُسکے حسن کو غرہ سے خالی پاوے دیکھو! اور غور کرو! ہم صرف دو آیتیں ہی آپ کے روبرو پیش کرنا اپنے مطلب کی تائید کے لئے کافی خیال کرتے ہیں کہ ایک جگہ فرمایا الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمن الرحیم۔ دوسری جگہ فرمایا کہ هو الذی لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم یعنے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ تمام جہان کا رب ہے تمام چیزوں کو پیدا کیا اُن کی کنہ اور حقیقت سے واقف ہے اُن کے پیدا کرنے اور عدم کرنے پر قادر ہے جیسا اُن کو حسن و جمال عطا فرمایا اُس سے کہیں بڑھکر اور چڑھکر حسن و جمال رکھتا ہے یعنے ایسا کہ خود اپنے حسن و جمال کو لیس کمثلہ شئی اور لا تضربوا للہ الامثال کے ذریعہ پیش کرتا ہے مگر پھر بھی الرحمن اور الرحیم ہے ایسا ہے اگرچہ نہ تو اُس کے سوا کوئی معبود ہے اور نہ معشوق ہے اور نہ مقصود ہے اور نہ مطلوب ہے اور غیب اور نہاں و عیاں چیزوں کو خوب جانتا ہے مگر باوجود ان تمام حسن اور خوبی کے الرحمن اور الرحیم ہے غرہ نہیں کرنا چاہتا جو اُس کی طرف ایک قدم اُٹھائے وہ دو قدم اُٹھاتا ہے اور جو اس سے زیادہ بڑھتا تو وہ مالک اُس سے زیادہ بڑھتا ہے ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عاشق زار اُس کے حسن کا تو پہلے سے ہی گرویدہ ہوتا ہے اُس کے احسانات سونے پر سہاگے کا کام دیکر اُس کو ایسا بیخود اور از خود باختہ کر دیتے ہیں کہ آخر کار چلا اُٹھتا ہے کہ ؎ کہتے ہیں جوش الفت یکساں نہیں ہے رہتا ۔ دل پر کبھی ہمارے ہر دم گھٹا ہی ہے ہوا ۔ دل پر ہر دم یہی گھٹا نہ رہے اور کبھی جوش الفت یکساں نہ رہے میری جان صدقے میرے ماں باپ تیری واری تمیز تو وہ وقت ہی نہیں آتا کہ جوش الفت یکساں نہ رہ سکے تمہارا تو یہ حال ہے جو تم نے خود بیان کر دیا ؎ ہم ہوئے دلبر کے اور دلبر ہمارا ہوگیا ۔ عشق میں پورے اُترے جیسے تم ہو وفا تھی ویسی تمہارے معشوق ازل ہیں بس تلاؤ کہ جوش الفت کیسے کم ہو تم اُس معشوق ازل کے احسانوں کو ایک آن بھی بھول نہیں سکتے کہ جس نے تم کو کیا سے کیا بنا دیا یہاں تک کیا کہ انت منی وانا منک بھی فرما دیا اور یہ عشق کی منزل کی انتہا ہے

اس میں شک نہیں کہ تم میں صدق تھا تم میں وفا تھا۔ تم میں مہر تھی۔ تم میں مروت تھی۔ تم میں اخلاص کا مادہ تھا۔ تم میں یقین تھا۔ تم میں اصلی اور حقیقی محبت تھی اور بالآخر تم میں سچا جوش تھا۔ اس لئے تو کامیابی کا سہرا تمہارے سر پر باندھا گیا اور تم کو برات کا دولہا بنایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اب دنیا تمہاری جوتیوں کو چوم رہی ہے۔

یہ ہے سچی الفت اور سچے جوش کا نتیجہ اور عاشقان الٰہی کی سچی تصویر۔ نیز اس کے بالمقابل مادی اور جسمی مثال میں ہزاروں لاکھوں کے علاوہ جو ورطہ ہلاکت میں غرق ہو کر خراب خستہ ہو چکے ہیں مجنوں لیلیٰ کو دیکھو سوہنی مہینوال کو دیکھو۔ ہیر رانجھا کے حال کو مطالعہ کرو سسی پنوں کے انجام کو سوچو! اور پھر آدم سے تا ایندم کے عاشقان الٰہی کی سیرت و الفت کے اوراق کا مطالعہ کرو کیونکہ اول الذکر نا کام نامراد اپنے ننگین طالع پر ماتم کرتے ہوئے ناکامی اور نامرادی کی جانگداز گھٹی میں داخل ہوئے اور آخر الذکر ایسے کامیاب اور بامراد ہوئے کہ ایک دنیا نے صرف اُن کی جوتیوں کے صدقے نہ صرف گندسے بلکہ جہنم کی جھلس سے نجات پائی۔

اللہ اللہ! یہ کیا معاملہ ہے عقل کام نہیں کرتی دماغ چکر کھائے جاتا ہے کہ ساری عمر دنیا کی محبت میں تو گنوا دی اور کچھ نہ پایا۔ نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے۔ ہائے اُف! غضب مگر یہ کیا ہو گیا عمر عزیز کا پیارا حصہ اور جلیا ہوا بڑے کے مواقع حصہ کس ہم و حزن میں گذر گیا۔ کیا یہ خبط تھا یا جنون تھا آخر کیا تھا جس کے سبب خدا سے غافل اور دنیا کے ساتھ مشغول تھے۔ پیارے ناظرین! یہ بھی کم نصیبی سے تھی بدبختی و ہلاکت اٹھانے کی تدبیر۔ سچا عشق کرتے بتوں کے فراق میں نہ پڑتے معشوق ازل کو پہچانتے اُس کی ہر ایک ادا کو نظر غور سے دیکھتے تو کا ہیکو کسی بیٹے درجہ والے نامراد کو خطرے میں لاتے۔ مگر یہ سچ ہے کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے بھاگا نہیں کرتے آخر کار ناکامی اور نامرادی انسان کو سب کچھ سکھا دیتی ہے۔

مادی دنیا کے عشق کے متوالو! ان جھینیوں کا ذکر کیوں ہی رہے یا اللہ آگے آواز اٹھانے والو ایک طرف لیلیٰ مجنوں۔ سوہنی مہینوال وغیرہ کے داستان کی تصویر سامنے رکھو اور دوسری طرف آدم سے اسوقت تک کے عاشقان الٰہی کی کامل ایمان سے خدا کو حاضر ناظر کر کے کہو کہ کون جیتا اور کون ہارا؟ کس نے ان گانگلوں کی لڑائی جیتی کس کے ملنے بیٹھے چہرے تھے؟ یہ ہے ایک صریح فیصلہ سیدھے راہ کا کہ اول الذکر کے لئے ارشاد الٰہی تھا کہ ان اللہ لا یھدی کید الخائنین اور آخر الذکر کے لئے کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا و ان اللہ لمع المحسنین۔

اے خدا! تیری قدرتوں اور احسانوں کے قربان تو نے کیسے کیسے نظارے دکھائے زبان میں کہاں طاقت کہ اُن کو بیان کرے اور قلم تو اس راہ میں گویا ٹوٹا ہوا ہے۔ ہم سے جو کچھ بھی بن پڑتا ہے کہ اُٹھتے ہیں اور تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ ہم کو اپنی [illegible] سے بچا لینا دیکھنا! کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم تجھ سے [illegible] [illegible] ہو کر تیرے راہ کو چھوڑ بیٹھیں یا تجھ کو اور تیرے احسانوں کو بھول جائیں [illegible] اپنے کرم سے اپنی محبت کی آگ ہمارے سینوں میں بھڑکا اور اپنی الفت سے ہمارے دلوں کو بھر دے اور ہمارے اندر [illegible] [illegible] والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا و ان اللہ لمع المحسنین [illegible]

یا الٰہی تیری قدرتوں [illegible] [illegible] [illegible]

جماعت کے کل [illegible] [illegible]

آمین یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین فقط۔ (خاکسار محمد حسین [illegible])

لنگرخانہ کی ضروریات پر توجہ کرو

لنگرخانہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ شاخوں میں سے ایک شاخ ہے اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا اہتمام فرماتے ہیں لنگرخانہ کی ضروریات دن بدن بڑھ رہی ہیں اور اسکے اخراجات ایک سو روپیہ یومیہ سے بھی متجاوز ہو چلے ہیں بعض اوقات لنگرخانہ کی ضروریات حضرت اقدس کی توجہ اور اوقات میں سخت خلل کا موجب ہوتی ہیں ان دنوں جبکہ گرانی عالمگیر ہو رہی ہے اخراجات لنگر کیلئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے حضرت حجۃ اللہ المسیح کو عادت نہیں اسلئے یکمشت رقوم لنگرخانہ کی امداد کیلئے بہت جلد بھیجکر ثواب حاصل کرنا چاہیے لنگرخانہ کی ضروریات میں سے مہمان خانہ کی توسیع بھی ہے کیونکہ پرانے مہمانخانہ میں مہمانوں کیلئے جگہ کی سخت تنگی ہے نئے مہمانخانہ میں سے باورچیخانہ اسکی متصل کی زمین میں منتقل کرنیکے لئے جدید کچے مکانات بنوائے جا رہے ہیں مگر قلت فنڈ کی وجہ سے فی الحال انکو روکنا پڑا ہے اور اگر بہت جلد یہ مکانات مکمل ہو جائیں تو آنیوالے سالانہ جلسہ پر مہمانوں کے اترنیکی لئے تکلیف پیدا ہوگی اس لحاظ سے بہت جلد ان مکانات کی تکمیل کیلئے بھی روپیہ بھیجنا چاہیے۔ ایک حق بہت اور حق ہے جو قوم کے لئے ضرور نہیں ہوتی کہ ہمیں زمانہ کے عرفی الفاظ میں توجہ دلائی جاوے۔ حضرت اقدس کے اوقات گرامی بیاسی امور کو باج نہیں ہونے دینا چاہیے اس لئے بہت ہی ایسے امور پر توجہ کرنی چاہئے۔ یاد رہے کہ لنگرخانہ کے متعلق رقم کا روپیہ براہ راست حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام آنا چاہئے اور ضروریات لنگرخانہ کو سب سے اول نصب العین رکھنا

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ازالہ اوہام - حصہ دوم - یہ بینظیر کتاب سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست قلم کا نتیجہ ہے جس میں اپنے دعوے کے متعلق نہایت شرح وبسط سے کام لیا ہے اور مخالفوں کے اعتراضوں کو نمبروار توڑا ہے قیمت ۴ ارسٹ بکن ۱۰ / - آریہ دھرم - آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کر دیا ہے خصوصیت کے ساتھ جواب دیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۴ / نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط - حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے قیمت ۲ / سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب قیمت ۲ / فیصلہ آسمانی قیمت ۲ / نور القرآن حصہ دوم عیسائیوں کا عجیب رد قیمت ۴ / ایڈیٹر الحکم کی تالیفات - تفسیر القرآن پارہ اول - یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے قیمت فی پارہ (۸ /) سلک مروارید حصہ اول - سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکھا ہے قیمت ۴ / حصہ دوم ۴ /

المشتہر
منیجر اخبار الحکم قادیاں ضلع گورداسپور

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد پسر و پراپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں جس کے کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں۔ اس تریاق بینظیر و شفا سریع الاثر مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ تقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے۔ اور اگر مبتلا طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اس کے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو سر درد و بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا۔ تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور ان کے لئے جن کو بے ہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے۔ تعمیم افادہ کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم افشار اور ادائے فیس اس کا تیار کرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ مگر اُن اشخاص سے جو ایجنٹ ہو کے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت۔

(نوٹ) جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ اخبار و زر اجرت سے مطلع فرمائیں۔

المشتہر
فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل عجیب سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے۔ قوائے متناسلہ کی متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے متناسلہ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً رفع ہونگی۔ اور ہر قسم کی باہیہ شکایت کے لئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ دیں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگا لیجئے پھر پسند ہو طلب فرمائیں۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ۔

طلا طلسمی - پیرانہ سال کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتی ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہونچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسکو مفید پائیں گے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ قیمت چھ ماشہ دو روپیہ

سرمہ سلیمانی - آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور بصارت بڑھانیوالا قیمت ایک تولہ ۸ /

سنون دنداں - دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس ۴ /

المشتہر
حکیم محمد حسین خلف حکیم سرافراز حسین مالک کارخانہ حمیدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

کیا یہ سچ ہے

ہمارے ہموطن حق بات پر بحث کر سکتے ہیں لیکن اسے چھپا نہیں سکتے ذیل میں جو رائے دی گئی ہے اس میں مثل دیباچہ کے کچھ زیادہ بڑہانا اسکی قیمت اور وزن میں کم کرنے سا ہوگا بمبئی کے باشندوں کو ایسی تسلی بخش ثبوت سے فائدہ حاصل کرنے کے لیئے ان کی عقلوں پر چھوڑ دینا چاہیئے اس کا مطلب یہ ہے چیز جیسے ظاہر کی گئی ہے ویسی ہی ہے۔ ڈاکٹر ڈگ صاحب۔ ایف۔ آر۔ آئی۔ ایم۔ ای۔ طبیب اور سعالج سیکرٹری نرسنز منشیل پنشن فنڈ جن کا طبی علاج اور مشورہ دینے کا مقام فلپس اینڈ کمپنی عطاران بھائیکھلہ کی دوکان ہے فرماتے ہیں ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) کے فوائد کا بیان کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں اور خاصکر ایک مریض کا واقعہ جو میری نظروں سے گذرا ایک خاتون معہ اپنی لڑکی کے جسکی عمر سترہ سال کی تھی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مینے سنا ہے آپ چند امراض کے خاص معالج ہیں اس لئے لڑکی کو ساتھ لائی ہوں۔ یہ ہمیشہ پیشاب کے وقت درد کی شکایت کرتی ہے اسکو نیند برابر نہیں آتی۔ اسکا اشتہا بھی بالکل کم ہے مینے تین طبیبوں کا علاج کیا لیکن اسے کچھ فائدہ نہیں ہوا بیس روز سے پیشاب میں جلن اور سر میں سخت درد کی شکایت کرتی ہے مینے اس کا علاج ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) سے شروع کیا اور اس کو تھوڑے ہی عرصہ میں کامل شفا ہوگئی۔ اب اس کی صحت اچھی ہے۔ اور ہر ایک شکایت سے اس کو نجات ہے۔ یہ گولیاں گردوں پیشاب اور مثانہ کے امراض کو اور ان سے ہوتی ہوئیں تمام بیماریوں کو دور کرتی ہیں۔ اور تمام دوا فروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈون کی ادویہ پوسٹ آفس باکس نمبر ۲۰ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی دو روپیہ یا چھ شیشیوں کے ۱۱؎ اگر آپ اپنی فرمایش کے ساتھ اس اشتہار کو معہ نام اخبار کہ جسمیں یہ چھپا تھا بھیجینگے تو آپکی فرمایش کی تعمیل بغیر ویلیو پی ایبل خرچ لینے کی کیجائیگی۔

ڈون کا مرہم (ڈون اینٹمنٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبہ بیچاجن بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سرخ بادہ، کھرا کیڑا۔ چنبہ۔ داد۔ اور جلد کی سب طرحکی سوزش نمکین۔ ثبور اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوکانداروں کے پاس۔ قیمت دو روپیہ فی ڈبیا۔

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۴۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً ۵ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت بدرجہ اول فی من پختہ ۵۰ روپیہ اور دوم مبلغ ۴۰ مبلغ ۱۰ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کمادپیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریاں مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ۔ سیدہے ریشے دار کشمیری لکڑی کے ۱۰ بینڈل کاک کین اور دوہرے بنے ہوئے نہایت پائدار ہے قیمت ۲ روپیہ۔ کرکٹ بیٹ۔ سیدہے ریشہ دار کشمیری لکڑی کے ۱۲ کین ہنیڈل معہ دو ربڑ کے میچ کے لئے نہایت عمدہ ۱۱ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا ۱ کرکٹ بیٹ ۲ ال کین لکڑی چیدہ مضبوط اور پائدار پریکٹس کیلئے ۱۲ کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے ۱۲



بچوں کے کرکٹ سٹ ۱۲۔۱۳۔ برس کے واسطے دو سٹ ایک سٹ ٹرکس

ایک بال لکڑی کے کابکس فی سٹ ۳

۱۰ و ۱۱ سٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال فی بکس ۱۲

فٹ بال عمدہ کاؤ ہائیڈ پائدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پائیدار ۶ ۸

" ۵ " " " ۸

بچوں کے لئے فٹ بال ۴ معہ بلیڈر ۱۲

" ۳ " ۳

کرکٹ بال گسٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے ۸

" دہاگے کے بیچ " ۳

" پریکٹس " ۸

کرکٹ ولس فی کاپی ۴

المشتہر نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال از قسم پریکٹس بیٹ۔ پریکٹس وکٹ۔ فٹ بال وغیرہ بہ ہو بجا ہر طرح سے قابل تعریف پایا میرے خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے اور قیمت میں اس سے بہت کم ہیں اسکو کم خرچ بالانشین کا مصداق پاتا ہوں

نیاز مند حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجانپور تحصیل ضلع کانگڑہ ۲۰

احتیاط سے علاج بہتر ہے



ایک قوی الجثہ شخص کو طاعون چیچک ہیضہ یا امراض جگر سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بیماری ہمیشہ کمزوروں یا ان لوگوں پر حملہ کرتی ہے جو کہ ضعف سے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

اسکاٹس املشن

تمہارے جسموں کے کمزور مقامات کو قوی اور مضبوط بنا کر انسداد امراض کرتا ہے۔ ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا فروخت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے۔

اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن ہمیشہ اس نشان کا ماہی گیر کا املشن لو اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے۔